حرام نگاہ

* بدنگاہی کے دنیاوی و اُخروی نقصانات * بدنگاہی ترک کرنے کے ۲۰ فائدے
* بدنگاہی کے علاج کے ۳۰ طریقے

جمع و ترتیب
سیّد عابد حسین زیدی

پیغامِ وحدتِ اسلامی کراچی

حرام نگاہ

- بدنگاہی کے دُنیوی واُخروی نقصانات
- بدنگاہی ترک کرنے کے ۲۰ فائدے
- بدنگاہی کے علاج کے ۳۰ طریقے

جمع وترتیب
سید عابد حسین زیدی

ناشر
پیغامِ وحدتِ اسلامی کراچی

کتاب کی شناخت

نام کتاب : حرام نگاہ ٭ دُنیوی و اُخروی نقصانات
: ٭ بدنگاہی ترک کرنے کے ۳۰ فائدے
٭ بدنگاہی کے علاج کے ۳۰ طریقے

جمع و ترتیب : سیّد عابد حسین زیدی

کمپوزنگ : سیّد محمد علی کاظمی / سیّد رضوان علی حسین زیدی

پروف ریڈنگ : سیّد رضا عباس عابدی (محمد)

ٹائٹل : سیّد وصی امام

مطبع : الباسط پرنٹرز 6606211,4268448

ایڈیشن : اوّل

تعداد : ایک ہزار

سالِ طبع : فروری ۲۰۰۷ء

مدرسۃ القائمؑ

A-50، سادات کالونی بلاک 20 فیڈرل بی ایریا، کراچی۔

فون: 0333-2136992 , 0334-3102169 , 021-36366644

انتساب

- اُن علمائے اخلاق کے نام جنہوں نے اپنے قلم سے تعلیماتِ محمدؐ وآلِ محمدؐ کی ترویج وتبلیغ سے مومنین کے نفوس کو پاک وپاکیزہ کیا۔

- جن کی تقریروں نے لاکھوں مومنین کے قلوب میں ایک نئی رُوح پھونک دی۔

- جن کی کوششوں نے نجانے کتنے بھٹکے ہوئے لوگوں کو اسلام کے حقیقی اور سچے راستے سے روشناس کرایا۔

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر

الحمدللّٰہ ربّ العالمین الصلاۃ والسّلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین وآلہ الطّیبین الطّاھرین

امّابعدقال الامامِ الصادقؑ : رحم اللّٰہ من احیاء امرنا

استعمار کی شروع سے ہی یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں کو اسلام کی تعلیمات سے دور کیا جائے اور مختلف طریقوں سے وہ اپنے مقصد کو جامہ عملی پہناتا رہا ایک اہم شکل اسی پروگرام پر عمل کرنے کے لیے جو استعمار نے اپنائی وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو مختلف اخلاقی خرابیوں میں جتلاء کیا جائے۔ اس سازش سے بچنے کا حل یہ ہے کہ آل محمدؐ کی تعلیمات کو عام کیا جائے کیونکہ محمدؐ وآل محمدؐ نے ہر میدان میں ہماری رہنمائی فرمائی ہے اور ہر مشکل سے بچنے کے لیے علاج بیان فرمائے ہیں۔ آل محمدؐ کے علوم کو نشر کرنے والوں میں سے ایک ہمارے محترم دوست جناب سید عابد حسین زیدی ہیں کہ جو مختلف طریقوں سے اس کوشش میں مصروف ہیں۔ یہ کتاب اسی کوشش کا ماحصل ہے جس میں بہت اچھے طریقے ہیں "بدنظری" کے گناہ سے اپنے کو بچانے کا طریقہ تعلیماتِ آل محمدؐ کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ میں نے اس کتاب کے مختلف حصوں کا مطالعہ کیا ہے، ماشاءاللہ بہت بہترین انداز سے اس مسئلے کی تحقیق کی گئی ہے۔

پروردگار متعال انکی اس کوشش کو قبول فرمائے اور انکے قلم میں اور قوت عطا فرمائے اور انہیں مزید توفیقات عطا فرمائے۔ (آمین)

والسّلام علی من اتبع الھدیٰ

مولانا عامر رضا یعسوبی

جامعہ علمیہ خاتم الانبیاءؐ

ناظم آباد نمبر ۴ کراچی

بدنظری ایک فتنہ ہے

اس زمانے میں اہلِ تقویٰ اور اہلِ دین کیلئے شیطان نے بدنگاہی کا جال خاص طور پر ڈالا ہوا ہے کیونکہ اس فتنہ میں ظاہری موانع کم ہیں اس لئے نفس کو شیطان جلد ہی اس فتنے میں مبتلا کر دیتا ہے۔

لیکن جس طرح ایک شفیق باپ یہ چاہتا ہے کہ میرے بیٹے عزت سے رہیں اور کسی بدفعلی میں ذلیل نہ ہوں تو خدا کی رحمتِ غیر محدود بھی یہ چاہتی ہے کہ میرے بندے کسی ذلیل فعل سے حقیر اور رُسوا نہ ہوں اور تقویٰ کے ساتھ رہ کر باعزّت زندگی گزاریں، حلال پر اکتفا کریں اور حرام سے پرہیز کریں اور جب اہلِ دنیا، دنیا کی لذتوں سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں تو میرے خاص بندے میری عبادت اور میرے ذکر کی لذت سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں اور یہ ٹھنڈک دائمی ہے۔

مگر افسوس کہ ہم ان آنکھوں سے ہر نا جائز اور ممنوع چیزیں دیکھنے میں اس طرح محو ہو گئے کہ اب تو اس کی بُرائی بھی ہمارے دلوں سے نکل چکی ہے اور اب تو یہ احساس بھی باقی نہیں رہا کہ یہ بھی کوئی مذموم اور گناہ کی چیز ہے۔

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ :

النظر سهم من سها م ابليس مسموم و كم نظر ة اور ثت حسرة طو يلة

نگاہِ لذت شیطان کے زہر آلودہ تیروں میں سے ایک تیر ہے، کتنی ہی ایسی نگاہیں ہیں جو اپنے ساتھ حسرت اور تأسف لاتی ہیں۔ (وسائل الشیعہ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ :

زنا العينين النظر

نگاہِ لذت دونوں آنکھوں کا زنا ہے۔ (اصولِ کافی)

ایک اور حدیث میں رسولؐ خدا فرماتے ہیں کہ :

لعن الله النا ظر و المنظور اليه

خدا لعنت کرے بُری نگاہ ڈالنے والے پر اور اس کی دعوت دینے والے پر

بہت سی آیات میں بھی نگاہوں کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے :

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ

(سورۂ نور، آیت ۳۰)

اے رسولؐ آپ مسلمان مردوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں۔

وَقُلْ لِلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ

اور مسلمان عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں۔ (سورۂ نور، آیت ۳۱)

آیت کے معنیٰ یہی ہیں کہ جس عضو کی طرف مطلقاً دیکھنا ناجائز ہے وہاں اسے اصلاً نہ دیکھیں اور جس کو فی نفسہٖ دیکھنا جائز ہے مگر شہوت سے نہیں، اس کو شہوت سے نہ دیکھیں۔

بوڑھے و دیندار بھی اس گناہ میں مبتلا ہیں

بدنگاہی تو وہ گناہ ہے کہ جس سے بوڑھے اور دیندار افراد بھی مستثنیٰ نہیں ہیں اور اس کی بھی ایک وجہ ہے کہ بدکاری کیلئے بڑے اہتمام کرنے پڑتے ہیں۔

(۱) جس سے وہ فعل کیا جائے وہ راضی ہو۔

(۲) روپیہ بھی پاس ہو۔

(۳) شرم وحیا بھی مانع نہ ہو۔

(۴) یہ خوف نہ ہو کہ کسی کو اطلاع ہوگئی تو کیا ہوگا۔

(۵) کسی کو یہ خیال ہوتا ہے کہ کوئی بیماری نہ لگ جائے۔

(۶) ہمت بھی ہو۔

اس کے مقابلے میں بدنظری کیلئے کسی سامان کی ضرورت نہیں اور نہ ہی اس میں پیسے کی ضرورت ہے نہ بدنامی کا خوف کیونکہ اس کی خبر تو صرف پروردگارِ عالم کو ہے کہ کیسی نیت ہے؟

اہلِ کشف واہلِ عرفان علماء نے لکھا ہے کہ بدنگاہی سے آنکھوں میں ایک ایسی ظلمت پیدا ہو جاتی ہے کہ جس کو تھوڑی سی بھی بصیرت ہوگی پہچان لے گا کہ اس کی نگاہ پاک نہیں ہے لیکن عارفین کسی کے لئے کچھ کہتے نہیں ہیں بلکہ عیب پوشی کرتے ہیں۔

آیت میں ہے :

وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ (سورۃالمؤمن، آیت ۱۹)

جس شے کو سینہ میں وہ لوگ چھپاتے ہیں خدا اسکو بھی جانتا ہے

تو علماء فرماتے ہیں کہ یہ دل کے گناہ کے متعلق ہے کیونکہ گناہ صرف آنکھوں ہی سے نہیں ہوتا دل سے بھی ہوتا ہے۔ جس طرح بہت سے لوگ عورتوں اور مردوں کے متعلق سوچ کر لذّت لیتے ہیں۔

بعض دیندار افراد صرف نگاہ نہ کرنے پر ہی خود کو صاحبِ مجاہدہ سمجھنے لگتے ہیں کیونکہ نگاہ کرنے سے بہر حال ان کی توہین سمجھی جاتی ہے جب کہ دل میں تمتّع اور حظ اُٹھاتے ہیں تو پھر مجاہدۂ نفس کہاں رہا ؟ (غور کیجئے)

آنکھوں کے گناہ کو تو کوئی بھی دیکھ سکتا ہے چاہے نیت پر مطلع نہ بھی ہو لیکن دل کے اندر سوچنے کے فعل کو کوئی نہیں دیکھ سکتا اور اس کی اطلاع سوائے پروردگارِ عالم کے کسی کو نہیں ہو سکتی اور اس سے وہی بچ سکے گا کہ جس کے دل کے اندر تقویٰ ہو۔

بدنظری ایک ایسا مہلک مرض ہے کہ انسان اس سے نہیں بچتا بخلاف دوسرے معاصی کے کہ ان سے سیری ہو جاتی ہے اور آدمی چھوڑ دیتا ہے لیکن اس سے سیری نہیں ہوتی اور جب یہ صادر ہوتا ہے تو اور زیادہ تقاضا ہوتا ہے۔ آدمی کھانا کھانے سے سیر ہو جاتا ہے، شراب پیتا ہے اور سیر ہو جاتا ہے۔ مگر یہ بدنظری ایسی بلا ہے کہ اس سے سیری نہیں ہوتی اس وجہ سے یہ تمام گناہوں سے بڑھ کر ہے۔

کیا بدنظری سے بچنا ناممکن ہے؟

اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ :

جب یہ اتنی عام سے چیز بن گئی ہے اور ابتلائے عام ہے اور شائد ہی ہزاروں میں سے کوئی ایک اس سے بچا ہو تو اب اس سے بچنا تو ناممکن ہو گیا ہے۔

فرض کریں اگر کہیں سیلاب آ گیا ہو، جس میں سب بہتے جا رہے ہوں تو اگر کوئی شخص تیرنا جانتا ہے یا کسی طریقے سے بچ سکتا ہے تو وہ یہ سمجھ کر کہ سیلاب میں تو سب ہی بہتے جا رہے ہیں، نہ بچے تو کیا یہ صحیح ہوگا؟ جب کہ سیلاب سے تو زیادہ سے زیادہ موت ہی آئے گی اس سے زیادہ تو کچھ نہ ہوگا لیکن بدنظری کے سیلاب میں اگر ہم بہہ گئے تو آخرت کا ختم نہ ہونے والا عذاب دامن گیر ہو جائے گا۔

جوانی کی نعمت کو نظر بازی میں ضائع نہ کریں

رسول اللہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن کوئی شخص اپنی جگہ سے قدم آگے نہیں بڑھا سکے گا جب تک کہ اس سوال کا جواب نہ دے کہ زندگی کن کاموں میں گزاری ہے اور جوانی کیسے اور کس راستے میں گزاری ہے؟

امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ لقمان نے اپنے بیٹے کو وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اے میرے بیٹے قیامت کے دن حساب کے لیے دربار خدا میں جب حاضر ہوں گے تو چار چیزوں کے بارے میں سوال ہوگا۔ پہلا یہ کہ اپنی جوانی کو کہاں خرچ کیا، دوسرا یہ اپنی زندگی کن کاموں میں گذاری، تیسرا یہ کہ مال کیسے حاصل کیا اور چوتھا یہ کہ اپنے کمائے ہوئے مال کو کہاں خرچ کیا؟ امام صادقؑ نے اپنے اجداد سے اس آیت

وَلَا تَنْسَ نَصِیْبَکَ مِنَ الدُّنْیَا (سورۃ القصص، آیت ۷۷)

کی تفسیر میں روایت فرمائی ہے کہ اپنی سلامتی، قدرت، فراغت، جوانی، نشاط اور بے نیازی کو

فراموش نہ کریں۔ دنیا میں ان سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور متوجہ رہیں کہ آخرت کا معنوی عظیم سرمایہ انھی چیزوں سے استفادہ کرنا ہے۔

رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ فرشتۂ الٰہی ہر رات ۴۰ سالہ نوجوانوں کو ندا دیتا ہے کہ اپنی سعادت اور کمال کو پانے کے لئے سرتوڑ کوشش کریں۔

نوجوانوں کے لیے یہ بات بہت کمال کی ہوگی کہ بدنظری کے گناہ سے توبہ کرلیں۔ رسولؐ اللہ فرماتے ہیں کہ گناہ سے توبہ ہمیشہ پسندیدہ ہے لیکن جوانی میں زیادہ پسندیدہ اور بہتر ہے۔

اپنے تقویٰ پر اعتماد نہ کریں

بعض اوقات شیطان بعض دیندار افراد کو بھی پٹی پڑھاتا ہے کہ بُری نگاہ سے دیکھنا حرام ہے لیکن پاک اور اچھی نگاہ سے دیکھنا تو جائز ہے اور وہ جو شعر ہے کہ

ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی
اب آبروئے شیوۂ اہلِ نظر گئی

اس سے بدنظری کی گنجائش نکالنا در اصل خود اپنے نفس کو دھوکہ دینا ہے۔ بعض اوقات نامحرم کو دیکھ دیکھ کر بعض لوگوں کو بُرے خیالات نہیں آتے مثلاً دیندار افراد کو لیکن ان کی آنکھوں کو زنا کا لطف آتا رہتا ہے اور وہ نادان یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری نظر پاک ہے لیکن شیطان ایسے مومن کو بدھو اور بیوقوف بنائے رکھتا ہے اور اس طرح آہستہ آہستہ slow poison (زہر) اس کے دل میں غیر شعوری طور پر پیوست کرتا رہتا ہے۔ ابلیس سے تو یہاں تک حکایت بیان کی جاتی ہے کہ اگر کوئی عارف اور عارفہ بھی ایک ساتھ تنہائی میں وقت گزاریں تو میں ان کا بھی تقویٰ توڑ دوں۔ جبھی شہید مطہریؒ بھی فرماتے ہیں کہ ''انسان ہر گناہ کے مقابلے میں اپنے تقویٰ پر بھروسہ کرسکتا ہے سوائے جنسی لذتوں کے باب میں'' ۔ کہ اس میں تقویٰ کی طاقت اکثر بے اثر ہو کر رہ جاتی ہے۔ جب ہی رسولِ خدا نے ازدواجِ مطہرات کو اپنے نابینا صحابی سے پردہ کروایا اور خود بھی

نامحرم عورتوں سے پردہ کے پیچھے سے بات چیت فرماتے تھے اور عورتوں کو بیعت کے وقت ان کا ہاتھ پکڑنے کے بجائے (چاہے کپڑے ہی میں کیوں نہ ہو) چادر ہاتھوں میں پکڑ کر یا پانی میں ہاتھ ڈال کر بیعت فرماتے تھے۔

جب ہی عورتوں کے ساتھ تنہائی میں وقت گزارنا پرہیز گاری کے باوجود حرام ہے اگر اس خلوت کی جگہ پر کوئی نہ آسکتا ہو اور حرام میں پڑنے کا اندیشہ بھی ہو۔

کیونکہ نامحرم سے کسی بھی طرح تنہائی میں ملنا بدنظری اور حرام سے بچ بھی جائے گا تو بھی بدگویوں اور بدگمانیوں سے نہ بچ سکے گا یعنی لوگ تہمت سے بدنام کرکے رہیں گے۔ مشہور ہے کہ (اتقو مواقع التہمہ) تہمت کی جگہوں سے بچو۔

لہٰذا انسان کبھی بھی اپنی پاکدامنی پر بھی ناز نہ کرے کہ میں بھلا اس مرض میں کہاں مبتلا ہو سکتا ہوں حضرت یوسفؑ تک نے کہہ دیا تھا۔

اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ (سورہ یوسف، آیت ۵۳) نفس نہایت بُرائی کا حکم دینے والا ہے۔

جبھی علماء بھی فرماتے ہیں کہ اس دنیا میں اگر ڈرنے والی کوئی چیز ہے تو وہ خود انسان کا اپنا نفس ہے۔ جبھی عورتوں کو دل میں جگہ دینا اور دل کو خدا کی محبت سے محروم کرنا کس قدر افسوسناک ہے اور خدائے عزّ وجلال کے حُسنِ بے مثال کو چھوڑ کر ان مُردہ ناپائیدار صورتوں پر عاشق ہونا کیسی ناسمجھی کی بات ہے کہاں وہ نورِ آفتاب کہاں یہ مُردہ چراغ۔

بدنظری کرنا نفس کی پستی کی علامت ہے

اپنی نگاہوں کو اِدھر اُدھر دوڑانا پستی کی علامت ہے۔ بچپن کے واقعات جو بزرگ بتلاتے ہیں کہ جب ہم بچپن میں گھوڑا پالا کرتے تھے تو ہم جس گھوڑے کو دیکھتے کہ وہ اِدھر اُدھر منہ مارتا ہے تو ہم سمجھتے کہ یہ پٹواری کا ہے اگر کسی زمیندار کا ہوتا تو اِدھر اُدھر منہ نہ مارتا پھرتا۔ یہ تو حیوانوں کی حالت ہے۔ اب ذرا ہم اپنی حالت دیکھیں کہ اتنی ذلیل نظریں ہو چکی ہیں کہ تعجب ہوتا ہے۔

ایک بھنگی عطر کی دکان کے قریب سے گزرا اس کو جب عطر کی خوشبو آئی تو بے ہوش ہو گیا طبیبوں نے بہت کوشش کی ہوش نہ آیا اس کے بھائی کو علم ہوا تو اس نے ناک کے قریب فضلہ رکھا تو وہ ہوش میں آیا۔ ایسی ہی عادت کچھ ہماری بھی ہو گئی ہے بُری اور بیہودہ باتوں سے دل خوش کرتے ہیں۔ عبادت اور ذکرِ خدا میں کچھ مزا نہیں آتا۔

عشقِ مجازی کیا ہے؟

بعض افراد عشقِ مجازی میں مبتلا ہوتے ہیں یعنی کسی نامحرم عورت کے عشق میں مبتلا ہوتے ہیں جو کہ خود فعلِ حرام ہے۔ چنانچہ ایک بزرگ کا واقعہ ہے کہ ایک شخص ان کے پاس اصلاح کیلئے آیا، ان کی ایک خادمہ تھی جو مہمانوں کیلئے کھانے پینے کا اہتمام کرتی تھی۔ اس مرد کو اس سے عشق ہو گیا۔ بزرگ کو جب اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے خادمہ سے فرمایا کہ دستوں کی گولی کھا لو اور ایک برتن میں اس نجاست کو جمع کر لو۔ چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا اور دستوں کی کثرت سے وہ خادمہ نہایت کمزور ہو گئی اور اُس شخص کا التفات بھی اس میں ختم ہو گیا۔ اسکے بعد ان بزرگ نے اُسے بلایا اور اس کو وہ نجاست دکھائی اور کہا کہ دیکھ تیرا سارا عشق ان نجاستوں پر تھا کہ جب یہ اس کے جسم سے نکل گئی تو تیرا التفات بھی ختم ہو گیا۔ چنانچہ وہ شخص بہت شرمندہ ہوا، توبہ کی اور عشقِ مجازی سے اس کو نفرت ہو گئی۔

اچھی نظر کیا ہے؟

(۱) آنکھ خدا کی بخشی ہوئی عظیم نعمت ہے جس سے ہم دن رات مخلوقات کو دیکھتے ہیں۔ اس نعمت کا حق اس طرح ادا ہو سکتا ہے کہ ہم کائنات میں غور و فکر کر کے اس کی معرفت حاصل کریں چنانچہ ارشاد ہے کہ

الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَاتَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ۝ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ کَرَّتَیْنِ

يَنْقَلِبْ اِلَيْکَ الْبَصَرُ خَا سِئًاوَّ هُوَ حَسِيْرٌ ۔ (سورۂ مُلک، آیت ۳،۴)

اس نے سات آسمان اوپر تلے پیدا کئے اے دیکھنے والے تو خدا کی اس صفت میں کوئی خلل نہ دیکھے گا سوتو ایک بار پھر نگاہ ڈال کر دیکھ لے کہ کہیں تجھے کوئی خلل نظر آتا ہے پھر بار بار نگاہ ڈال کر دیکھ آخر کار نگاہ ذلیل ہو کر درماندہ ہو کر تیری طرف لوٹ آئے گی (اور کوئی رخنہ نظر نہ آئے گا)

۲) ''اُنظُرُوٓا اِلیٰ ثَمَرِہٖ '' دیکھو ہر ایک درخت کے پھل کو جب وہ پھل لاتا ہے اور اس کے پکنے میں صاحبانِ ایمان کیلئے نشانیاں ہیں۔ (سورۂ انعام، آیت ۹۹)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خلق کی طرف نظر کرنا اگر للحق ہو تو مذموم نہیں بلکہ اگر مقصود میں احتیاج ہو تو مطلوب ہے۔

۳) مشہور ہے کہ

اتقو فر اسة المو من فا نه ينظر بنو ر الله

مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے

لہٰذا نظر کا لفظ کیوں استعمال ہوا کیونکہ اس بصارت سے بصیرت حاصل ہوتی ہے جیسا کہ کافروں کے بارے میں کہا ہے ''وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ '' (سورۃ الاعراف، آیت ۱۷۹) ان کی آنکھیں ہیں جن سے دیکھتے نہیں...... اس آیت سے بھی معلوم ہوا کہ جس ظاہر آنکھ کے ساتھ بصیرت نہ ہو وہ گویا اندھی ہے۔

۴) کُتب بینی اور حاجت مندوں کی امداد کیلئے آنکھوں کا استعمال، غرضیکہ صحیح آنکھوں کے استعمال کے بھی ہزاروں طریقے ہیں۔

۵) تلاوتِ قرآن مجید کے لئے آنکھوں کا استعمال، جس کے لئے معصومؑ کا فرمان ہے کہ'' متع بصره '' قرآن مجید دیکھ کر تلاوت کرنا اس بات کا سبب ہے کہ انسان نابینا پن اور آشوبِ چشم سے محفوظ رہے۔

یا یہ کہ انسان کی نظر جب ایسی چیز پر پڑے جو اسے پسند ہو تو اس کا نفس خوشحال ہو جاتا ہے اور وہ اپنی بصارت میں روشنی محسوس کرتا ہے۔ یعنی جب قرآن کے الفاظ پر قاری کی نظر پڑتی ہے اور وہ اس کے علوم و معانی میں فکر کرتا ہے تو علم و آگہی کی لذت محسوس کرتا ہے اور اس کی رُوح ہشاش بشاش ہو جاتی ہے۔

مولا علیؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے آپ کو غیر ضروری اور غیر اہم کاموں میں مشغول اور مصروف کر دیتا ہے، وہ ضروری اور اہم کاموں کو اپنے ہاتھ سے ضائع اور تباہ کر دیتا ہے۔

کم از کم نگاہ لذت کو حرام تو سمجھیں

افسوس ناک صورتِ حال یہ ہے کہ لوگ اس گناہ کو اس قدر خفیف جانتے ہیں کہ گویا حلال ہی سمجھتے ہیں۔ حالانکہ گناہ کو حلال سمجھنا کفر سے بہت قریب ہے۔

ہمت پیدا کریں

اس مرض سے پیچھا چھڑانا بالکل مشکل نہیں ہے، بہت آسان ہے۔ بہت سے ہمت والوں نے تو راہِ خدا میں جانیں دی ہیں تو نگاہ کو روکنا کونسا مشکل کام ہے؟

پاک نگاہ اور صاف نیت کے شیطانی دھوکے میں نہ آئیں

خوب سمجھ لیں کہ شیطان شروع شروع میں تو اچھی اچھی نیت سے دکھاتا ہے چند روز بعد جب محبت جاگزیں ہو جاتی ہے تو پھر نگاہ کو ناپاک کر دیتا ہے۔ قلبی تعلق اصل میں نظر ہی سے پیدا ہوتا ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ نگاہ ہی نہ کی جائے۔ جیسے جیسے غیر کی محبت و اُلفت بڑھتی ہے، خدا کی محبت کم ہوتی جاتی ہے اس لئے اللہ کو بہت غیرت آتی ہے کہ اُن کے علاوہ کسی اور کی طرف التفات کیا جائے پس وہ اپنی محبت کو کم کرتے کرتے سلب کر لیتے ہیں۔

یہ کیسی محبت ہے کہ دعویٰ ہے خدا کی محبت کا اور تعلق غیروں سے ہے۔ اگر چار دن کھانے کو نہ ملے تو سب بھول جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ زیادہ تر یہ عشق انہی کو ہوتا ہے جن کو خوب فرصت و فراغت

ہے ورنہ جو لوگ کمانے میں اور کام میں لگے ہیں، ان کو ایسی لغویات کی فرصت نہیں۔

ایں نہ عشقت آنکہ بر مردم بود
ایں فساد خوردن گندم بود

یہ عشق نہیں ہے جو انسانوں پر ہوتا ہے بلکہ یہ بھرے پیٹ کی خرابی و مستی ہے کیونکہ بھوکے کو یہ مستیاں نہیں سوجھتیں یا اگر کسی پر کوئی مقدمہ یا پریشانی آن پڑے تو پھر یہ ساری مستی نکل جاتی ہے اب نہ کسی کو گھورنے کی مہلت ہے نہ عشق ظاہر کرنے کی ہمت ہے۔ ہر وقت مقدمہ کی فکر لگی رہتی ہے اور اس فکر میں کھانا پینا اور سونا سب حرام ہو جاتا ہے۔

بدنگاہی کا یہ مرض اتنا عام کیوں ہے ؟

یہ مرض اس قدر عام ہے کہ اس سے بوڑھے، دیندار اور شائستہ لوگ بھی بچے ہوئے نہیں ہیں بدکاری سے تو البتہ یہ لوگ محفوظ ہیں کیونکہ اس میں بڑے اہتمام کرنے ہوتے ہیں اور اپنی عزت کا ان لوگوں کو بڑا خیال ہوتا ہے۔ بخلاف اس گناہ کے نہ اس میں کسی سامان کی ضرورت نیز کیونکہ نہ اسمیں روپے پیسے کا کوئی دخل ہوتا ہے نہ ہی اس میں بدنامی کا خوف ہوتا ہے کیونکہ اسکی خبر تو اللہ ہی کو ہے کہ کیسی نیت سے دیکھا جا رہا ہے؟ نہ اس فعل سے ظاہری دینداری پر کوئی حرف آتا ہے نہ ہی پرہیزگاری پر بظاہر کوئی بٹا لگتا ہے۔ گناہ کرتے ہیں اور نیک نام رہتے ہیں اور کسی کو اطلاع نہیں ہوتی۔

بدنگاہی میں مبتلا لوگوں کی ایک تاویل

اس گناہ میں ملوث بعض لوگ تاویل پیش کرتے ہیں کہ ہم تو خدا کی قدرت دیکھتے ہیں کہ خدا نے کیسی کیسی حسین صورتیں بنائی ہیں۔ شیخ شیرازیؒ نے ایسے ہی لوگوں کے بارے میں کہا ہے کہ خدا کی صناعی اور قدرت تو ایک دن کے بچے میں بھی ویسی ہی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ ان کو اس بچہ سے عشق نہ ہوا۔ اصل محقق کو تو جو بات حسینوں میں نظر آتی ہے وہی ایک اونٹ میں بھی نظر آتی

ہے کیونکہ قدرت کا جلوہ تو اونٹ میں بھی ویسا ہی ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ یہ لوگ اونٹ کے عشق میں مبتلا نہیں ہوتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ نفس کی بدمعاشی ہے اور غلط تاویل ہے۔ یہ عشق نہیں ہے یہ سب گندم کھانے کا فساد ہے۔ چند روز کھانے کو نہ ملے تو ساری حقیقت معلوم ہو جائے۔

پروردگار عالم بہت غیرت والا ہے

حدیثِ رسولؐ اکرم ہے کہ

انا غیورٌ واللہ اغیر منّی ومن غیرتہٖ حرّم الفواحشِ ماظھر منھا وما بطن۔

میں بہت غیرت والا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت والا ہے اپنی غیرت ہی کی وجہ سے اُس نے فحش باتوں کو حرام قرار دیا ہے چاہے وہ کھلی ہوئی ہوں یا چھپی ہوئی۔

خود کو دھوکہ نہ دیں

وہ اشخاص جو اپنی نگاہ کے پاک ہونے پر مطمئن رہتے ہیں اُن سے عرض ہے کہ نبی سے بڑھ کر تو آپ نہیں ہوسکتے۔ حضرت یوسفؑ باوجود نبی ہونے کے فرماتے ہیں

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِی ج اِنَّ النَّفْسَ لَاَ مَّارَةٌ م بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَارَحِمَ رَبِّی ط

(سورۂ یوسفؑ، آیت ۵۳)

یعنی میں اپنے نفس کو بَری نہیں کرتا ہوں نفس تو بُری بات کا حکم دینے والا ہے مگر جس پر میرا ربّ رحم فرمادے (وہ مستثنیٰ ہے)

اب بتایئے کس کا منہ ہے کہ وہ یہ کہے کہ میرا نفس پاک ہے اور مجھ کو بُرا وسوسہ نہیں آتا ہے اور اگر ایسا اتفاق ہوتا بھی ہے تو وہ عارضی حالت ہے۔

چنانچہ بہت سے لوگوں نے جب یہ دیکھا کہ ہمیں وسوسہ نہیں آتا تو وہ یہ سمجھے کہ اب ہمارا نفس قابو میں آگیا ہے اور انہوں نے نامحرموں سے اختلاط میں احتیاط سے کام نہیں لیا اور پھر کسی فتنہ میں گرفتار ہو گئے چاہے وہ فتنہ قلب ہی کا کیوں نہ ہو اور یہ ساری کارگزاری شیطان کی ہے کہ

کہاں سے کہاں لے آیا؟

یاد رکھئے کہ شیطان پڑھا لکھا جن ہے وہ ہر شخص کو اُس کے مزاج اور معیار کے مطابق بہکاتا ہے۔ جب اُس نے یہ دیکھا کہ اگر میں بُرا وسوسہ اِس کے دل میں ڈالوں گا تو بے کار ہے اسلئے کہ یہ میرا کہنا نہیں مانے گا تو اُس نے وسوسہ پیدا کرنا ہی چھوڑ دیا۔ اب یہ شخص بے فکر ہوگیا، اب نامحرموں سے میل جول سے مجھ پر اسکا اثر نہ ہوگا اور پھر جب اس میل جول میں کہیں بے احتیاط ہوا تو پھر پچھلی ساری ریاضتیں اور مجاہدات ایک طرف رکھے رہ گئے۔

لہٰذا انسان کا سب سے بڑا دشمن اسکا نفس ہے جو کسی بھی وقت اُس سے جدا نہیں ہوتا اُس سے کسی وقت بے فکر نہیں ہونا چاہیئے۔ خواہ نفس آپکو ولی ہی کیوں نہ نظر آئے مگر پھر بھی اُس سے بے اطمینانی نہیں ہونی چاہیئے کہ یہ ساری ولایت اِس نفس کی مجبوری اور بے سروسامانی کی ہے۔

مولانا روم ؒ فرماتے ہیں کہ

؎ نفس اژدھا است او کے مردہ است
از غمِ بے آلتی افسردہ است

نفس تو ایک سانپ ہے وہ بھلا مردہ کب ہوتا ہے ہاں بے آواز ہونے پر بعض اوقات افسردہ ہوجاتا ہے۔

مولانا نے اس موقع پر ایک حکایت لکھی ہے کہ: شدّتِ سردی میں ایک سانپ پکڑنے والے کا کسی پہاڑ سے گذر ہوا، دیکھا کہ ایک اژدھا پڑا ہے بالکل بے حس و حرکت، ہلا جلا کر دیکھا کوئی حرکت نہ تھی، سمجھا کہ مرا ہوا ہے، خیال آیا کہ اسے شہر لے چلو میرا کمال ظاہر ہوگا کہ میں نے اس کو یوں مارا اور لوگ میری بہادری کی تعریف کریں گے۔ چنانچہ اُسے شہر لایا اور خوب ڈینگیں ماریں۔ صبح صبح کا وقت تھا جب سورج طلوع ہوا اور گرمی اُس سانپ تک پہنچی تو اُس نے کروٹ لی تو سارے لوگوں کے ہوش اڑ گئے اور سب سے پہلے تو وہ صاحب ہی بھاگے کہ جواُسے اٹھا کر لائے تھے۔

اِس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد مولانا فرماتے ہیں کہ اے شخص تو نے جو یہ سمجھا کہ میرا نفس راہ پر آگیا ہے تو یاد رکھ یہ نفس اژدھا ہے کہ جو صرف سردی کی وجہ سے مُردہ تھا لیکن فی الواقع زندہ تھا۔ اِسی طرح تیرا نفس ہے کہ جو گناہ کا سامان نہ ہونے کی وجہ سے نیک نظر آتا ہے لیکن اگر کبھی گناہ کا سامان میسّر آجائے تب اسکو دیکھنا کہ کیسا اس کی طرف لپکتا ہے؟

یہ سخت بے ادبی ہے

سورج کے ہوتے ہوئے موم بتّی سے روشنی لینے والا انتہائی بے ادب ہے۔ اللہ کے ہوتے ہوئے غیر اللہ پر فریفتہ ہوجانا اور اللہ کو بھول جانا ترکِ ادب ہے۔

چمگادڑ کو پھر آفتاب دشمنی کی یہی سزا ملتی ہے کہ وہ اندھیروں میں لٹکی ہوتی ہے۔ یہ مومن، اہلِ بیتؑ کو ماننے والے بازِ شاہی، ان کو کیا ہوگیا ہے کہ یہ بھی چمگادڑوں کی طرح اندھیرے اور غلاظتوں میں پڑے ہیں۔ آفتاب کے ہوتے ہوئے چراغوں پر فریفتہ ہو رہے ہیں۔

نامحرموں کی طرف دل کا جھکاؤ خطرناک ہے

جس طرح غیر محسوس ہلکی حرارت یا بخار خطرناک ہوسکتا ہے کہ آدمی اسکے علاج سے غافل رہتا ہے اِسی طرح جس عورت یا مرد کی طرف نفس کا ہلکا سا بھی جھکاؤ یا میلان ہو اس سے آزادانہ میل جول بہت خطرناک ہوتا ہے۔ اسلئے کہ شدید جھکاؤ یا میلان سے تو دیندار بھی بھاگتا ہے۔ مگر ہلکے جھکاؤ کے سبب اس احتیاط کی توفیق نہیں ہوتی۔ اس طرح ہلکے پھلکے زہر کو شیطان اس کی رُوح میں اتارتا رہتا ہے یہاں تک کہ نفس قوی ہو کر دیندار کو بھی بڑے بڑے گناہوں کی طرف نہایت آسانی سے کھینچ لے جاتا ہے۔ اب چاہے وہ زبان سے لاحول اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرتا رہے لیکن دل کو نامحرم کے خیالات سے خالی نہیں کرتا اور عزم و ہمت سے خالی کرنا بھی نہیں چاہتا لہٰذا یہ عدمِ خلوص، عدمِ تاثیرِ استعاذہ ہوجاتا ہے۔

ورنہ حقِ تعالیٰ کی شان تو یہ ہے کہ : اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ

ہر پریشان کی دعا کو قبول کرتے ہیں۔ (سورۂ نمل، آیت ۶۲)

وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا (سورۂ عنکبوت، آیت ۶۹)

جو ہماری راہ میں کوشش کرے گا ضرور بضرور ہم اپنے راستے اسکے لئے کھول دیتے ہیں۔

آنکھوں کے گناہ کے ساتھ عبادات بے فائدہ ہو سکتی ہیں

بعض دینداروں کو اگر یہ کہا جائے کہ آپ تسبیحات بھی پڑھتے ہیں، مستحبات کی طرف بھی رجحان ہے اور بدنظری کا حرام؟ اس طرح آپکے اعمال کا سارا نور ختم ہو جائے گا تو کہتے ہیں واہ صاحب واہ آپ تو ذکر کی طاقت اور نور کی توہین کر رہے ہیں ذکر کے نور کی طاقت کو ہمارے گناہ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

دیکھا کس طرح شیطان نے اچھے اچھے الفاظ و جملوں کے چکر میں ڈال کر گناہ میں مبتلا کر رکھا ہے۔ اسکی مثال تو ایسی ہے جیسے کسی مریض کو ڈاکٹر طاقت کے انجکشن لگائے مگر کہے دیکھئے فلاں چیز نہ استعمال کیجئے گا ورنہ انجکشن کا اثر ختم ہو جائے گا۔ اب وہ مریض اگر کہے کہ واہ صاحب پھر طاقت کے انجکشن کا فائدہ ہی کیا ہوا۔ یہ سب نفس اور شیطان کا دھوکہ ہے اگر گناہ مضر نہ ہوتے تو خدا تعالیٰ ہم کو کیوں منع فرماتے۔ جبھی حدیثِ رسولؐ بھی ہے کہ :

اتقو المحارم تکن اعبد النّاس

حرام اعمال سے بچو تم سب سے عبادت گذار رہو گے

خود کو مجبور نہ سمجھیں

بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ ایسا لگتا ہے کہ اس گناہ کے آگے ہم مجبور ہو گئے ہیں یہ چھُٹتا ہی نہیں ہے۔

تو جناب فلسفہ کا قاعدہ ہے کہ قدرت ضدّین سے متعلق ہوتی ہے اگر نامحرموں کو دیکھنے کی آپکو طاقت ہے تو لامحالہ آپ کو نہ دیکھنے کی بھی قدرت حاصل ہے اور یہ بالکل عقلی ہے لہذا خود کو

دھوکہ نہ دیجئے۔ ایک بات اور بعض لوگوں کی طبیعت کی گندگی دیر تک نہیں جاتی تو ناامید نہ ہوں کیونکہ نفس کے بُرے تقاضے پر عذاب نہ ہوگا بلکہ مجاہدہ کا ثواب ملے گا۔

بُرے تقاضے پر جب تک عمل نہ کرے کچھ غم فکر کی بات نہیں چاہے تمام عمر یہ مجاہدہ و تکلیف رہے۔ نفس دراصل مجاہدہ سے گھبراتا ہے۔ اسلئے اسکی تکلیف کا خیال نہ کرے اپنے دل کی آواز کو توڑ دے لیکن حکمِ الٰہی نہ توڑے۔

کہ ان حسین صورتوں کو دیکھنے کی آواز کو توڑنے میں دیر نہ کرو۔ امرِ الٰہی کے مقابلے میں دل کی کچھ قیمت نہیں۔

ان شمس وقمر صورتوں سے نظر کو بچاؤ اور پھر قُربِ الٰہی کی لذّت وحلاوت دل میں دیکھو۔

؎ توڑ ڈالے مہر و خورشید ہزاروں ہم نے
تب کہیں جا کے دکھایا رخِ زیبا تو نے

نامحرموں پر بُری نگاہ شیطان کے زہر آلودہ تیروں میں سے ایک تیر ہے۔

حدیثِ قدسی میں ہے کہ حق تعالیٰ کا ارشاد رسولؐ نے نقل فرمایا ہے کہ (نامحرموں پر) بُری نگاہ شیطان کے تیروں میں سے زہریلا تیر ہے۔

عدمِ نظر نہیں بلکہ قصدِ عدمِ نظر ضروری ہے

بدنگاہی کے سلسلے میں عدمِ نظر سے بڑھ کر قصدِ عدمِ نظر ضروری ہے یعنی دیکھنے کا ارادہ نہ ہونا بھی ضروری ہے۔ یعنی اہتمام سے ارادہ کرلے کہ میں کسی غلط جگہ نظر نہ کروں گا۔

اگر پہلے ہی نہ دیکھنے کا ارادہ ہوگا تو جیسے ہی نگاہ پڑے گی فوراً نگاہ ہٹالے گا۔ کیونکہ ارادہ پکا تھا۔ جیسے بہت سے لوگ اذیت دے کر کہتے ہیں معاف کریں میرا ارادہ تکلیف دینے کا نہ تھا۔ یہ کافی نہیں ہے ایذا رسانی کے گناہ سے بچنے کے لئے عدمِ ایذاء کافی نہیں بلکہ قصدِ عدمِ ایذاء ضروری ہے۔

نفس کی ایک شرارت

بہت سے دکاندار ٹوپی پہنے آنکھوں میں سرمہ لگائے گاہک عورتوں کو بُری نگاہ سے دیکھتے ہیں اور منہ سے بہن، اماں یا خالہ کہہ کر مخاطب ہوتے ہیں۔ یہ شرارتِ نفس کا بہانہ ہے۔ اس سے عورتیں بھی دھوکہ کھا جاتی ہیں کہ بھلا اسکی نیت کیسے بُری ہوسکتی ہے کہ یہ تو بہن یا اماں کہہ رہا ہے۔ یہ محض اپنے نفس کو دھوکہ دینا ہے۔

بعض لوگ ایسی بے پردہ عورتوں پر نگاہِ بھرپور بھی ڈالتے ہیں اور زبان سے لاحول بھی پڑھتے رہتے ہیں اور اپنی دینداری کی ساکھ جمانے کیلئے اپنے ساتھیوں سے زمانہ اور معاشرے کی برائی پر تقریر بھی شروع کر دیتے ہیں۔ لہٰذا اگر لاحول پڑھنا اور تقریر کرنا ہی ہے تو ان کی طرف ایسی نگاہ ہی نہ کریں۔ پہلے آنکھوں کی حفاظت کریں پھر لاکھ تقریر کیجئے پھر ایسے لاحول پڑھنے کا وظیفہ نافع ہوگا۔ دیکھتے بھی رہنا اور لاحول بھی پڑھنا یہ اپنے نفس کو دھوکہ دینا ہے اور یہ عمل دلیلِ نفرت نہیں بن سکتا۔

عورتیں بھی احتیاط کریں

اپنی نگاہوں کو حتی الامکان نامحرم کو غیر ضروری طور پر دیکھنے سے بچانا چاہئے، رسولؐ اللہ کی ایک زوجہ اُمّ سلمیٰؑ فرماتی ہیں کہ میں ایک دن میمونہؓ (جو رسولؐ اللہ کی ازواج میں سے ہیں) کے ساتھ پیغمبرؐ کی خدمت میں تھی۔ اتنے میں ایک نابینا صحابی ابن مکتومؓ تشریف لائے، رسولؐ نے فرمایا "احتجب" تم دونوں پردہ کرلو۔ ہم نے کہا کیا وہ نابینا نہیں ہیں؟ تو حضورؐ نے فرمایا کہ کیا تم دونوں بھی نابینا ہو، کیا تم دونوں انہیں نہیں دیکھ سکتی ہو؟ جیسی سورۂ نور کی ۳۰ ویں آیت میں ہے کہ اے رسولؐ ایماندار عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہوں کو نیچے رکھیں۔ (بحار جلد ۱۰۴)۔

ایک وسوسۂ شیطانی

بہت سے لوگ اسی خیال سے نامحرموں کو دیکھتے ہیں کہ اچھی طرح دیکھ کر دل کو خوب تسلّی دے دی جائے تاکہ یہ خلش ختم ہو جائے جبکہ یہ سخت حماقت ہے۔ خلش ختم ہونے کے بجائے

اس میں اور اضافہ ہوتا ہے کیونکہ ایک تیر کے بعد دوسرا تیر کھانا زخم کو اور گہرا کرتا ہے، زخم کو بھرتا نہیں ہے۔

چند نفسیاتی دھوکے

(۱) کبھی کبھی انسان پوری نظر سے نامحرم کو نہیں دیکھتا بلکہ گوشۂ چشم سے دیکھ کر مزہ چکھ لیتا ہے۔ یہ عمل بھی دل کو خراب کرتا ہے۔ نفس کی ان شرارتوں سے ہوشیار رہنا چاہیئے، ذکر و فکر و عبادات کی محنت سے کمایا گیا نور اس غفلت سے ضائع ہو سکتا ہے۔

(۲) بعض لوگ نگاہ نیچی کر کے تو گذر جاتے ہیں مگر دل میں اسکے تصور سے مزے لیتے ہیں۔ نگاہِ چشمی کی حفاظت کے ساتھ ساتھ نگاہِ قلبی کی حفاظت کا اہتمام بھی ہونا چاہیئے۔ یعنی دل کو بھی اُس سے ہٹالے۔

(۳) کبھی سامنے چہرے سے تو انسان نگاہ بچالیتا ہے مگر پیچھے سے اس کے لباس یا اعضاء پر نگاہ ڈالتا ہے اس طرح سے بھی نامحرم کا جسم اور لباس نہیں دیکھنا چاہیئے اور اس کوتاہی پر استغفار کرنا چاہیئے۔

کہا جاتا ہے کہ طفلِ روح کو شیطان کا دودھ پینے سے روکیں اسکے بعد ہی فرشتوں کے ساتھ تمہاری دوستی شروع ہوتی ہے۔

نفس مثل بچہ کے ہے اگر دودھ پینے کی عادت اس سے نہ چھڑاؤ گے تو وہ دودھ پیتے پیتے جوان ہو جائے گا اگر چھڑا دو گے تو چھوڑ دے گا۔ بُرے خیالات کے وسوسوں سے نہ گھبرائیں۔

مولانا رومؒ فرماتے ہیں:

شہوتِ دنیا مثال گلخن است

کہ ازو حمام تقویٰ روشن است

دنیا کی خواہشات کی مثال آگ کی بھٹی کی طرح ہے کہ تقویٰ کا حمام اسی سے روشن ہوتا ہے۔

یعنی گناہوں کے بُرے بُرے تقاضے تقویٰ کی بھٹی کا ایندھن ہیں اُن کو اگر خدا کے خوف کے چولہے میں ڈال کر جلاؤ گے تو اس سے تقویٰ کی روشنی پیدا ہوگی اگر اس بُری خواہش پر عمل کرلیا تو گویا ایندھن کو کھالیا۔ ایندھن کھانے کیلئے نہیں جلانے کیلئے ہے۔ ایندھن کھانے کا انجام بُرا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ نے رسولؐ خدا سے عرض کی یارسولؐ اللہ بعض لوگ ہم میں سے اپنے دل میں ایسے خیالات پاتے ہیں اور ایسی چیزیں پیش آتی ہیں کہ جل کر کوئلہ ہو جانا ہمیں زیادہ محبوب معلوم ہوتا ہے بہ نسبت اس کے کہ اسکو زبان پر لائیں۔

آپؐ نے خوش ہو کر فرمایا : اللہ اکبر، اللہ کا شکر ہے کہ جس نے شیطان کے فریب کو وسوسہ ہی کی حد تک رہنے دیا، آگے نہیں بڑھنے دیا۔

حُسن کبھی برائے امتحان و آزمائش بھی ہوتا ہے

قومِ لوطؑ کو عذاب دینے کیلئے خدا نے حضرت جبرائیلؑ، حضرت میکائیلؑ اور حضرت اسرافیلؑ کو تین حسین لڑکوں کی شکل میں بھیجا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حُسن کبھی امتحان کیلئے اور عذاب کیلئے بھی آتا ہے۔ لہٰذا نامحرم حسین شکلوں کو دیکھ کر ہوشیار ہو جایئے کہ کہیں ہمارے امتحانات کیلئے یا عذاب کیلئے نہ بھیجا گیا ہو۔

حرام خوشی سے دل کانپ جانا چاہیئے

ایک لکڑی تولنے کا ترازو ہوتا ہے ایک سونا تولنے کیلئے۔ لکڑی کے ترازو میں پاؤ، دو پاؤ رکھ دو، پتا ہی نہیں چلتا، ترازو کا کانٹا بھی نہیں ہلتا اور سونے کا ترازو سانس کی ہوا سے بھی ہل جاتا ہے۔ مومن کا دل بھی سونے کے ترازو کی طرح سے ہے جہاں ذرا حرام خوشی کی ہوا آئی وہیں دل کانپ جائے، دل کا ترازو ہل جائے۔ کیونکہ ایک اعشاریہ ایک ذرّہ حرام لذّت کو دل میں لانا اللہ سے دور ہو جانا ہے۔ لکڑی کے ترازو کی طرح دل بے حس نہیں ہونا چاہیئے کہ گناہ کی حرام لذّتوں کو درآمد کر رہے ہیں اور دل پر کچھ اثر ہی نہیں ہو رہا۔

نگاہوں کی حفاظت کا حکم بواسطۂ رسالت کیوں دیا گیا ؟

اللہ نے اپنے رسولؐ کو مخاطب کر کے فرمایا اے محمدؐ آپ اپنی اُمت سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچی کر لیں۔

قُلۡ لِلۡمُؤۡ مِنِیۡنَ یَغُضُّوۡ مِنۡ اَبۡصَا رِ ھِمۡ

کیا خدا براہ راست نہیں فرما سکتے تھے جبکہ نماز، روزہ، حج وزکوۃ کا حکم براہِ راست دیا لیکن پھر بھی اس حکم میں رسولؐ کو واسطہ بنایا کہ اے رسولؐ کہہ دیجئے۔ اس میں ایک نکتہ یہ بھی ہے کہ جس طرح باحیا باپ اپنے بچوں سے ایسی بات خود نہیں کہتا بلکہ اپنے دوستوں سے کہلواتا ہے کہ ذرا میرے بیٹوں کو سمجھا دو کہ یہ بے شرمی والا کام نہ کریں تو اس میں رب العالمین کی حیا وغیرت بھی شامل ہے کہ رحمت اللعالمینؐ سے کہلوایا کہ اے محمدؐ آپ فرما دیں کہ میرے بندے نگاہوں کی حفاظت کریں۔

اس گناہ پر اصرار کرنے والا مومنِ کامل نہیں بن سکتا

جو شخص روزانہ رات بھر عبادت کرتا ہے، دن بھر تلاوت قرآن مجید کرتا ہے، ہر سال حج وعمرہ کرتا ہے لیکن نامحرموں کو دیکھنے سے باز نہیں آتا، بدنظری کرتا ہے، غیبت کرتا ہے، باوجود ان عبادات کے فاسق ہے کیونکہ ان عبادات اور اذکار کا حاصل ترکِ معصیت ہے جو یہ شخص انجام دے رہا ہے، ان گناہوں کے ساتھ عبادات کا اجر وثواب ضائع کر رہا ہے۔

اگر مومنِ کامل ہے تو وہ اپنی شعاعِ بصریہ پر اللہ کی عظمت کو غالب رکھے گا اور اُچٹتی ہوئی غیر اختیاری نظر ہی ضرورتاً ڈالے گا، باریک اور تفصیلی نگاہ نہ ڈالے گا۔

اللہ سے اتنا تو ڈریئے جتنا کہ شیر سے ڈرتے ہیں

شیر سے ہم لوگ کتنا ڈرتے ہیں لیکن جو شیر کو پیدا کرنے والا ہے اُس سے کتنا ڈرتے رہنا

چاہیئے؟ شیر جب دہاڑتا ہے تو زمین ہل جاتی ہے۔ اللہ کی ڈانٹ میں سوچیئے کہ کیا آواز ہوگی؟ قیامت کے دن جب اعلان ہوگا۔ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۙ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ۙ (سورۂ الحاقہ۔ آیت ۳۰)

(پکڑو اس نالائق کو زنجیروں میں جکڑ دو پھر اس کو جہنم میں داخل کردو)

کیا آواز ہوگی کیا قیامت کا دن ہوگا؟ آج نفس کے مزے کیلئے ہم لوگ سانڈ کی طرح ہر کھیت میں منہ ڈالنے کیلئے تیار ہیں۔ دن رات ہزاروں نامحرموں پر بے کار نگاہیں ڈال رہے ہیں اسکا انجام کیا ہوگا، اسکی کوئی فکر نہیں۔

روایت ہے کہ حضرت اُمِ سلمٰیؑ نے ایک دفعہ رسولؐ خدا سے پوچھا: یارسولؐ اللہ جنت میں حوریں زیادہ حسین ہوں گی یا مسلمان بیویاں؟

رسولِؐ خدا نے فرمایا: اے امِ سلمٰیؑ جنت میں مسلمان بیویاں حوروں سے بھی زیادہ حسین کر دی جائیں گی۔ پوچھا ایسا کیوں ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا: کہ حوروں نے نمازیں نہیں پڑھی ہیں، روزے نہیں رکھے ہیں، شوہروں کی خدمت نہیں کی ہے، بچے جننے کی تکلیف نہیں اُٹھائی ہے اور مسلمان عورتوں نے نمازیں پڑھی ہیں، روزے رکھے ہیں، حج کیا ہے، شوہروں کی خدمت کی ہے، بچے جننے کی تکلیف اُٹھائی ہے۔

ان کی نمازوں، روزوں اور ان کی عبادت کی وجہ سے ان کے چہروں پر اللہ اپنا نور ڈال دے گا، جو اضافی ہوگا، حوروں کے اندر وہ نور نہیں ہوگا اور اللہ جس پر اپنا نور ڈال دے اسکے حُسن کا کیا عالم ہوگا۔

دنیا کی زندگی چند دن کی ہے۔ اگر سفر میں کہیں اچھی چائے نہ ملے تو آپ کہتے ہیں کہ اے میاں جیسی بھی ہے پی لو۔ گھر چل کر اچھی والی چائے پئیں گے۔ تو دنیا بھی ایک جائے سفر ہے۔ جیسی شریکِ حیات مل جائے اُس کے ساتھ نباہ دو، جنت میں یہ حوروں سے زیادہ حسین بنا دی جائیں گی۔ یہ نہ ہو کہ شریکِ حیات میں کسی کمی کو حرام نگاہوں سے پورا کیا جائے۔

وَ عَسٰی اَنْ تَکْرَہُوْا شَیْئًا وَّ ھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ (سورۂ بقرہ، آیت ۲۱۶)

"بعض چیزوں کو تم ناپسند کرتے ہو اور اس میں تمہارے لئے خیر ہوتی ہے۔" ہوسکتا ہے کہ آپ کو شریکِ حیات کی شکل اتنی پسند نہ ہو لیکن کیا عجب کہ اُس کے بطن سے خدا کوئی بڑا عالم، متقی و صالح انسان پیدا کردے جو قیامت کے دن آپ کے کام آئے۔ بعض اوقات زمین اتنی جاذب نظر نہیں آتی مگر اس سے بہترین فصل تیار ہوتی ہے۔ رنگ و روغن مت دیکھئے کہ خدا نے انکی خلقت کی ہے۔ بس اپنی نگاہوں کی حفاظت کیجئے۔

ایمان کی دولت چھن نہ جائے

جس مکان میں دولت ہوتی ہے اس میں مضبوط تالہ لگاتے ہیں اور جس کے دل میں ایمان کی دولت ہوتی ہے وہ آنکھوں کا تالہ مضبوط لگاتا ہے یعنی نظر کی حفاظت کرتا ہے اور جو نظر کی حفاظت نہیں کرتا، یہ دلیل ہے کہ اس کا دل ویران ہے، اس میں ایمان کا خزانہ نہیں ہے۔

جس ہرن میں مُشک پیدا ہو جاتا ہے اسکو پتا چل جاتا ہے کہ میری ناف میں مُشک پیدا ہو گیا ہے پھر وہ سوتا نہیں ہے کھڑے کھڑے اونگھ لیتا ہے اور چوکنا رہتا ہے کہ کہیں میرا مُشک کوئی چھین نہ لے۔ بس جس کو دولتِ ایمان نصیب ہوتی ہے اس کو ہر وقت اپنے قلب و نظر کی حفاظت کرنی ہے۔ ہر وقت چوکنا رہنا ہے کہ کہیں کوئی نامحرم نہ آجائے جو میرے ایمان کو چھین لے۔ پس جس کو اپنے قلب و نظر کی پاسبانی کی توفیق نہ ہو سمجھ لے کہ ابھی اسکے دل کو ایمان کا مُشک عطا نہیں ہوا۔

اللہ کا راستہ جلد طے کرنے کا نسخہ

اللہ کا راستہ جلد طے کرنے کیلئے اور کامل مومن بننے کیلئے ہوائی جہاز اڑانے کی طرح سے چند چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

۱۔ رن وے ہو ...... اسی طرح اللہ تک پہنچنے کیلئے بھی شریعتِ اسلام کا رن وے ہے۔

۲۔ جہاز کا کوئی پائلٹ ہو ...... یہ عالمِ باعمل اور رہنما ہے۔

۴۔ پائلٹ مخلص ہو ...... چپو اور چکر باز نہ ہو ورنہ مکہ، مدینہ کے بجائے واشنگٹن لے جائے گا۔ جنت کے بجائے دوزخ میں لے جائے گا۔

۵۔ جہاز کے ٹیک آف کیلئے پیٹرول بہت زیادہ چاہیئے ...... کیونکہ جہاز میں مٹی کے اجزاء جیسے لوہا، پیتل، دھاتیں یہ سب زمین کی چیزیں ہیں اور ہر چیز اپنے مرکز اور مستقر سے وابستہ رہنا چاہتی ہے۔ لہٰذا جہاز کو اسکی فطرت کے خلاف فضا میں اڑانے کیلئے بہت زیادہ پیٹرول کی ضرورت ہے۔ جسم مٹی کا ہے اپنی فطرت سے مٹی کی چیزوں پر فنا ہونا چاہتا ہے اسکو اللہ کی طرف اڑانے کیلئے ایمان کا بہت زیادہ پیٹرول درکار ہے۔ اتنی زیادہ اسٹیم ہو کہ ہم اُڑ جائیں۔ ایمان کی اسٹیم، گناہوں سے دوری، ذکرِ خدا کی پابندی اور نفس کی مخالفت سے حاصل ہوتی ہے۔

۶۔ جہاز کی پیٹرول کی ٹنکی میں کوئی دشمن فائر کر کے سوراخ نہ کر دے ورنہ جہاز کے پرخچے اُڑ جائیں گے۔ لہٰذا بدنظری کے شیطانی وزہریلے تیر سے رُوح کے جہاز میں سوراخ نہ ہونے دیجئے، کسی نامحرم کو بُری نگاہ سے نہ دیکھئے۔ دل میں غیر اللہ کے بم کو نہ آنے دیجئے۔ بدنظری کا ارتکاب قلب ورُوح کے جہاز میں جو خدا کی طرف اُڑ رہا ہے، سوراخ کرنا ہے جس سے ساری ترقی خاک میں مل جائے گی اور اللہ تعالیٰ تک پہنچنا ناممکن ہو جائے گا۔

لذتِ عارضی ملی عزتِ دائمی گئی
یہ ہے گناہ کا اثر، راحتِ زندگی گئی

تمام کائنات کے حُسن سے زیادہ حسین کی طرف متوجہ ہو جایئے

پروردگارِ عالم سارے حسینوں سے احسن ہے۔ اے حسینوں کے چکر میں رہنے والو اگر تمہیں حُسن پرستی ہی کا ذوق ہے تو سارے حسینوں سے بڑھ کر حسین کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

کائنات کے پروردگار کی خوشبو پا کر تم سارے لیلائے کائنات سے بے نیاز ہو جاؤ گے۔ احسن اسم تفضیل ہے، حسین سے افضل ہے لہٰذا جب کبھی نفس میں حسینوں کی طرف جستجو پیدا ہو تو

احسن کام میں لگ جایا کرو۔ جب احسن سامنے ہوگا تو حسین کی طرف توجہ نہ ہوگی۔

تکمیلِ لا الٰہ سے الاّ اللہ نصیب ہوتا ہے

اللہ کو چھوڑ کر غیر اللہ سے دل لگانے والا الاّ اللہ سے خود کو محروم کرتا ہے کیونکہ اللہ نے کلمہ میں شرط لگادی کہ پہلے تکمیل کرو پھر سارا عالم الاّ اللہ سے بھرا ہوا پاؤ گے۔ خدا جسکو لا الٰہ کی تکمیل کی توفیق دیتے ہیں پھر وہ غیر اللہ پر نظر نہیں ڈالتا اور نگاہوں کو بچا کر زخمِ حسرت کھاتا ہے اور غمِ تقویٰ اٹھاتا ہے۔ اللہ جب ملتا ہے جب لا الٰہ کی تکمیل ہو جو غیر اللہ سے جان نہ چھڑا سکا وہ کیسے اللہ کو پائے گا؟ اللہ نے کلمہ اور ایمان کی بنیاد میں لا الٰہ کو مقدم کیا ہے کہ میں خالقِ عطرِ عود ہوں لیکن تم غیر اللہ کی نجاست و غلاظت کے ساتھ میری خوشبوئے قُرب چاہتے ہو۔ یہ ناممکن ہے، پہلے لا الٰہ کی تکمیل کرو۔ پتھروں کے الٰہ سے تو تم کلمہ کی برکت سے بچ گئے لیکن جو چلتے پھرتے الٰہ ہیں یعنی حسین صورتیں و نامحرم اُن سے تم نے کہاں اپنے دل کو بچایا ہے۔ یہ الٰہ بھی باطل ہیں۔

اَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ (سورۂ فرقان، آیت ۴۳)

اے رسولؐ : آپ نے ان کو دیکھا جو اپنے نفس کی خواہش کو الٰہ بنائے ہوئے ہیں۔ رسولؐ اللہ بدنظری کو آنکھوں کا زنا فرماتے ہیں لہٰذا یہ نامحرم کی طرف التفات بھی الٰہ باطل ہے اُن کو بھی دلوں سے نکالو تب لا الٰہ کی تکمیل ہوگی۔ تکمیلِ لا الٰہ کے بغیر الاّ اللہ کی تجلّیات سے تمہارا قلب محروم رہے گا۔

اولیاء اللہ کو اہلِ دل کیوں کہا جاتا ہے؟

مکھی کے بھی پر ہیں لیکن اُس کے پَروں کو کسی نے تسلیم نہیں کیا کیونکہ غلاظت پر گرتی ہے اور جو پروانے روشنی پر فدا ہو رہے ہیں اُن کے پَروں کو پوری کائنات نے تسلیم کرلیا کہ یہ پروانے ہیں۔ اس طرح جو لوگ مرنے والوں پر مرتے ہیں اُن کو اہلِ دل نہیں کہا جاتا کیونکہ اُن کے دل مٹی میں مل کر مٹی ہو چکے ہیں اور جن کے دل اللہ پر فدا ہو گئے اُن کو کہا جاتا ہے کہ یہ اہلِ دل ہیں۔

خدا کے عشق میں لوگوں نے جانیں دی ہیں

آج ہمیں غضِ بصر کا حکم بہت بھاری معلوم ہوتا ہے۔ یعنی نگاہ بچانا بہت مشکل ہے۔ خدا کے عاشقوں نے تو خدا کیلئے اپنی جانیں تک دی ہیں اور ہم اللہ کیلئے ایک نظر نہیں بچا سکتے۔ مومن کی شان کے خلاف ہے کہ وہ اللہ کو بھول جائے۔ اگر حیا و شرم خدا سے ہو تو بندہ یہ گناہ کر کے کبھی خدا کو ناراض نہ کرے۔

حیا کی تعریف ہی یہ ہے کہ تمہارا مولیٰ تم کو نافرمانی کی حالت میں نہ دیکھے تب سمجھ لو کہ یہ بندہ حیا اور شرم والا ہے۔ آج کسی بدنظری کرنے والے کو آپ بے حیا کہہ دیں تو وہ مرنے مارنے پر تیار ہو جائے گا لیکن اللہ کے نزدیک وہ بے حیا ہی رہے گا۔ جو اللہ سے یہ گناہ کرتے ہوئے نہیں شرماتا وہ حیادار کب ہے؟

فنا ہونے والوں پر قناعت ہوئیے

حضرت ابراہیمؑ نے سورج، چاند کو غروب ہوتے دیکھ کر فرمایا تھا۔

لَآ اُحِبُّ الْاٰ فِلِیْنَ (سورۃ انعام ۔ آیت ۷۶)

ہم فنا ہونے والوں سے محبت نہیں کرتے

سچ ہے کہ جو باز ہر وقت بادشاہ کی کلائی پر رہتا ہے تو اس قُربِ شاہی کے سبب اسکا حوصلہ اتنا بلند ہو جاتا ہے کہ وہ جنگل میں بجز شیرِ نر کے کسی اور جانور کا شکار کرنا اپنی توہین سمجھتا ہے۔ وہ تو گِدھ ہوتے ہیں جو پر پھیلائے ہوئے مُردہ لاشوں سے چمٹے ہوتے ہیں۔ اس طرح جو اس دنیا کی فانی صورتوں کے عاشق ہیں اُنکا حوصلہ اتنا پست و ذلیل ہو جاتا ہے کہ گِدھوں کی طرح سے مُردہ لاشوں سے لذّت کشی ان کا شعار اور مقصدِ حیات بن جاتا ہے۔ لیکن مومنِ کامل کی روح جو شہبازِ معنوی ہے وہ دین کی شکارگاہ میں مثل حضرت ابراہیمؑ لَآ اُحِبُّ الْاٰ فِلِیْنَ کا نعرہ بلند کرتی ہے اور بجز اللہ کے کسی کا رُخ نہیں کرتی، بجز رضائے الٰہی کے کسی چیز کو محبوب نہیں رکھتی۔

مثلِ حضرت ابراہیمؑ آپ بھی ملکِ یقین میں قدم رکھیں، خدا کی ذات اور اسکے وعدے سب یقینی ہیں۔ جو چیزیں نظر آرہی ہیں، فانی ہیں اللہ باقی ہے لہٰذا آپ بھی کہیں کہ ہم فنا ہونے والوں سے محبت نہیں کرتے اللہ سے محبت کرتے ہیں۔

حرام کا مقدمہ بھی حرام ہوتا ہے

بدنظری دیگر حرام کاموں کا پیش خیمہ بن جاتی ہے۔ اس لئے شریعت نے حرام کے مقدمہ کو بھی حرام قرار دیا ہے کیونکہ نفس کا مزاج فقط نظر بازی پر اکتفا نہیں کرتا۔ نظر بازی کے بعد اسکے اور لوازم شروع ہو جاتے ہیں اور آہستہ آہستہ دیگر حرام کاموں تک لے جائے گا۔ اسی لئے احادیث میں بدنظری کو آنکھوں کا زنا قرار دیا گیا ہے۔

شرافت و بندگی بچوں سے سیکھیں

بعض بچوں کی تربیت اتنی عمدہ ہوتی ہے کہ جب کوئی انہیں ٹافی یا مٹھائی یا پیسے دے تو وہ اپنے باپ کی طرف دیکھتے ہیں کہ باپ کی کیا رائے ہے؟ اگر باپ آنکھ یا گردن کے اشارے سے کہہ دے کہ لے لو تو وہ لے لیتا ہے۔ اسی طرح ہمارے سامنے بھی جب یہ نامحرم صورتیں مثل مٹھائی یا ٹافی کے آجائیں تو ہم بھی خدا کی طرف دیکھیں اے ربُّ العالمین آپ کا کیا حکم ہے آیا دیکھوں یا نہ دیکھوں اور یَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِھِمْ (سورۂ نور آیت ۳۰) "نگاہیں نیچی کرلو" کی آواز کان میں سن لو لیکن آہ ہم کتنے چھوٹے ہو گئے کہ چھوٹے بچے تو اپنے پالنے والے باپ کا اتنا خیال کریں کہ اسکی مرضی کے خلاف نہ ہو اور جو ہمارا اصلی پالنے والا ہے اسکا کیا حق ہونا چاہئے؟ خدا بھی کتنا خوش ہوگا کہ میرا بندہ میری مرضی پر مرتا ہے۔ میری ناراضگی کی وجہ سے اپنی خوشی کو خاطر میں نہیں لاتا۔

لذتِ قربِ خداوندی اُدھار نہیں نقد ہے

بعض لوگ کہتے ہیں کہ جنت تو ادھار ہے یہ مولوی لوگ بلاوجہ نقد لذت سے چھڑواتے ہیں

لیکن دوستو! جنت تو ادھار ہے لیکن مولا تو اُدھار نہیں ہے۔

وَ هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ط

تم جہاں بھی ہو میں تمہارے ساتھ ہوں۔ (سورۃ الحدید، آیت ۴)

جنت اُدھار ہے میں تو نقد ہوں، ہر وقت تمہارے ساتھ ہوں۔ میں خالقِ جنت ہوں۔ جس کے پاس خالقِ جنت ہو، وہ جنت سے زیادہ نہیں پائے گا؟ جنت تو آخرت میں ملے گی ہی لیکن میرے قُرب کی لذت جنت کی تمام لذتوں سے زیادہ دنیا ہی میں پالو گے۔

اللہ کی دوستی کی بنیاد گناہ چھوڑنے پر ہے

بہت سے لوگ مستحبات پر زور و شور سے عمل کرتے ہیں لیکن گناہ چھوڑنے کا اتنا اہتمام نہیں کرتے جبکہ اللہ کی دوستی کی بنیاد کثرتِ مستحبات پر نہیں صرف گناہ چھوڑنے پر ہے۔ ایک شخص ایک لاکھ دفعہ ذکرِ خدا اور ہر سال حج و عمرہ کرتا ہے لیکن سڑکوں پر، .T.V میں، کسی بھی جگہ نامحرم کو نہیں چھوڑتا، بدنظری کرتا ہے۔ ایسا شخص کبھی ایمان کی حقیقی لطافت کو حاصل نہیں کر سکتا۔ قلب میں نامحرموں کا نمکِ حرام ہو اور اللہ کا سلام و پیام ہو یہ ناممکن ہے۔ نافرمانی اور نسبتِ مع اللہ ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔

ایسے سالکین کولہو کے بیل کی طرح ہیں۔ کولہو کا بیل جہاں سے چلتا ہے وہیں پر آ کر رُک جاتا ہے۔ چاہے یہ ساری عمر چلتا رہے لیکن رہے گا وہیں کا وہیں۔ اسی طرح بعض دینداروں کو شیطان نے بیوقوف بنا رکھا ہے کہ اللہ اللہ بھی کرتے رہو اور گناہ بھی مت چھوڑو مرنے کے بعد تو گناہ چھوٹ ہی جائیں گے۔ کیا کوئی مُردہ بدنظری کر سکتا ہے؟ جی نہیں لیکن کوئی اجر نہیں کیونکہ اب تو وہ مجبور ہے گناہ کر ہی نہیں سکتا لہٰذا مرنے کے بعد گناہ چھوٹنے پر کوئی ثواب نہیں۔ جیتے جی گناہ چھوڑ دو تو بات ہے۔ اگر ایک آدمی مر جائے اور اس پر بمباری ہو اور جسم کے پرخچے اُڑ جائیں تو کیا اُسے شہادت ملے گی؟ زندگی میں اگر اللہ کی راہ میں قتل ہو جاؤ تب شہادت ملتی ہے۔

مُردوں کی شہادت قبول نہیں۔ لہٰذا مرنے کا انتظار نہ کیجئے جیتے جی اللہ پر فدا ہو جایئے گناہوں کو چھوڑ دیجئے پھر دیکھئے کہ قلب کو اللہ کے قُرب کی کیا لذت حاصل ہوتی ہے۔ دنیا ہی میں جنت کا مزہ آنے لگے گا۔

ایمان کی حفاظت کیلئے گناہوں سے بچنا ضروری ہے

گناہوں سے بچنے سے تقویٰ کا نور پیدا ہوتا ہے جو تقویٰ کا اہتمام نہیں کرتا وہ نورِ ایمان کو ضائع کر دیتا ہے۔ جیسے ٹنکی پانی سے بھر لی جائے لیکن سارے گھر کے نل کُھلے چھوڑ دیئے جائیں تو سارا پانی ضائع ہو جائے گا۔ اسی طرح نورِ ایمان آجانے کے بعد دل اسکے نور سے بھر گیا لیکن اگر آنکھوں کی ٹونٹی کُھلی چھوڑ دی، بدنظری کر لی، زبان کا نل کُھلا چھوڑ دیا یعنی غیبت کر لی، کانوں کا نل کُھلا چھوڑ دیا یعنی گانا سُن لیا گویا اس نے ایمان کے نور کو ضائع کر دیا۔ نورِ ایمان کی حفاظت کے لئے گناہوں سے بچنا بہت ضروری ہے۔

تمام اعضاء کو اللہ کیلئے استعمال کیجئے

اللہ نے غذا اس لئے دی ہے کہ اُس سے خون بنے، توانائی آئے، اُس توانائی سے آنکھوں میں قوّتِ دیدنی، کانوں میں قوّتِ شنیدنی، زبان میں قوّتِ گفتنی، ہاتھوں میں قوّتِ گرفتنی اور پاؤں میں قوّتِ رفتنی آئے اور ان ساری قوّتوں کو اللہ کی راہ میں استعمال کیا جائے۔ لہٰذا کان سے وہی سنیں جس سے مالک خوش ہو، آنکھوں سے وہی دیکھیں جس سے مالک ناراض نہ ہو۔

رسولِ خدا کی بددعا سے ڈریں

رسولِ خدا نے بدنظری کرنے والوں کیلئے فرمایا ہے کہ:

لعن اللہ النا ظر والمنظور الیہ

اللہ لعنت فرماتے ہیں بدنظری کرنے والے پر اور جو بدنظری کی دعوت دے۔
(یعنی جو بے پردہ پھرے اُس پر بھی)

لوگ دوسروں کی بددعاؤں سے کتنا ڈرتے ہیں بدنظری کرنے والے بھی سیّدالانبیاءؐ کی بددعا سے ڈریں۔

عورت کیلئے سب سے بہتر کیا ہے ؟

رسولؐ خدا نے جب یہ سوال کیا کہ عورت کیلئے سب سے بہتری اور بھلائی کی بات کس میں ہے؟ تو کوئی اس کا جواب نہ دے سکا سوائے شہزادیؑ کونینؑ کے۔ فرمایا : عورت کیلئے سب سے بہتر یہ ہے کہ وہ نامحرم مردوں کو نہ دیکھے اور نہ نامحرم مرد اسے دیکھیں۔

جب رسولؐ خدا کو یہ جواب پتا چلا تو فرمایا کہ کیوں نہ ہو فاطمہؑ میرا ٹکڑا ہے گویا فاطمہؑ کا یہ جواب میری تربیت ہی کا نتیجہ ہے۔

یقیناً حضرت فاطمہؑ کے اس فرمان میں عورتوں کی حقیقی بھلائی ہے۔

بے پردگی میں عورتوں کا خود کا نقصان ہے

عورتیں اگر حجابِ اسلامی سے روگردانی کر جائیں اور مردوں کی آلودہ نگاہوں کا نشانہ بنتی رہیں تو اس طرح مردوں کی خواہشات وشوق پورے ہوتے رہیں گے جو مردوں کیلئے دیر سے شادی کرنے کا سبب بنے گا۔ ایسی صورت میں معاشرہ پر بُرا اثر پڑے گا اور خود عورتوں ہی کا نقصان ہوگا اور اسطرح روز بروز کنواری اور طلاق یافتہ عورتوں میں اضافہ ہوتا ہی چلا جائے گا۔

جب عورت کو اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ اسکا شوہر بدنظری کا عادی ہے اور وہ نامحرم عورتوں کو تاکتے ہیں تو وہ بھی آہستہ آہستہ بے غیرتی کی طرف مائل ہوجاتی ہے اور اس طرح بُرائی وگناہ کا دوطرفہ دروازہ کُھل جاتا ہے۔

> بے پردہ عورت اللہ کے نزدیک کوئی عزّت نہیں رکھتی
> (رسولؐ خدا)

عورتیں گھر سے باہر کس انداز میں نکلیں

رسولؐ خدا فرماتے ہیں ''عورت کیلئے مناسب نہیں ہے کہ گھر سے باہر نکلنے پر اپنے لباس کو نمایاں کرے'' (فروع کافی)

عورتوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے لباس و جسم کے بارے میں لا پرواہی سے کام نہ لیں اور خود کو ذلیل و پست افراد کی نگاہوں کا نشانہ نہ بننے دیں اور اپنی عزت و آبرو کا خیال رکھیں کیونکہ حجاب اور غیرت لازمی ہیں۔

امام صادقؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس میں حیا نہ ہو اُس میں ایمان نہیں ہے (بحار جلد ۷۱)

رسولؐ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شوہر اپنی بیوی کے سلسلے میں غافل ہو اور اسکے پردے اور عفتِ نفس کے بارے میں خیال نہ رکھے تو ایسا شوہر دیوث (بے غیرت) ہے۔ (فقہ الرضا)۔

رسولؐ فرماتے ہیں کہ جو شوہر اپنی بیوی کی اطاعت کرے گا خدا اُسے منہ کے بل جہنم میں ڈال دے گا۔ حضورؐ سے پوچھا گیا کہ اس اطاعت سے کیا مراد ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا: عمومی حماموں، شادیوں، محافلوں اور عزاخانہ کی مجلسوں میں باریک لباس پہن کر جانے کی خواہش کو مان لے (فروع کافی جلد ۵)

پیغمبرؐ اسلام ارشاد فرماتے ہیں کہ دو گروہ ایسے آتش جہنم میں جانے والے ہیں جن کے لئے میں کوئی فکر نہیں کروں گا اور اس میں سے ایک گروہ ان عورتوں کا ہے جو لباس تو پہنتی ہوں گی لیکن (باریک ہونے کی وجہ سے) وہ برہنہ ہونگی، یہ عورتیں شہوت کی طرف مائل ہوتی ہیں اور مردوں کی توجہ اپنی جانب کرتی ہیں۔۔۔۔ یہ عورتیں نہ صرف یہ کہ جنت میں نہیں جائیں گی بلکہ جنت کی خوشبو جو انتہائی دُور سے بھی سونگھی جا سکتی ہے، بھی نہ سونگھ سکیں گی۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت فاطمہ زہراؑ کے ساتھ جب رسولؐ کے گھر پہنچے تو ہم نے دیکھا کہ آپ پر شدید گریہ طاری ہے۔ میں نے پوچھا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کیوں گریہ فرما رہے ہیں؟ حضورؐ نے فرمایا اے علیؑ میں نے شبِ معراج عورتوں پر مختلف ہونے والے عذابوں کا مشاہدہ کیا ہے، اس وجہ سے گریہ کر رہا ہوں۔ (ان میں سے چند کے بارے میں فرمایا)

میں نے دیکھا کہ ایک عورت کو بالوں سے پکڑ کر لٹکایا گیا ہے اور گرمی کی شدّت سے اُسکے سر کا مغز پگھل پگھل کر بہہ رہا ہے اور میں نے دیکھا کہ ایک عورت اپنے جسم کا گوشت نوچ نوچ کر کھا رہی ہے اور میں نے دیکھا کہ ایک عورت کے جسم کو جگہ جگہ سے کاٹ کر جدا کیا جا رہا ہے۔۔۔۔۔

یہ سن کر بی بی فاطمہ زہرا نے عرض کیا بابا جان ان عورتوں کے وہ کونسے اعمال تھے جن کی وجہ سے اللہ نے اُن پر ایسے عذاب مسلط فرمائے تو رسولؐ اللہ نے فرمایا!

وہ عورت جسے بالوں سے پکڑ کر لٹکایا گیا تھا اور گرمی کی شدّت سے اُسکے سر کا مغز پگھل پگھل کر بہہ رہا تھا، اس وجہ سے تھا کہ وہ دنیا میں اپنے سر کے بالوں کو نامحرموں سے نہیں چھپایا کرتی تھی۔ وہ عورت جو اپنے جسم کا گوشت نوچ نوچ کر کھا رہی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ دنیا میں اپنے جسم کو نامحرموں کے لئے سجایا کرتی تھی اور وہ عورت جس کے جسم کو جگہ جگہ سے کاٹ کاٹ کر جدا کیا جا رہا تھا اس وجہ سے تھا کہ وہ دنیا میں اپنے آپ کو غیر مردوں کو دکھاتی تھی تاکہ آوارہ مرد اُسکی طرف مائل ہوں۔

(عیون اخبار الرضا جلد ۲)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابراہیمؑ ایک دفعہ اپنے گھر آئے تو آپکی نظر ایک مرد یا مرد کی شبیہہ پر پڑی تو غیرت کے جذبے سے سرشار ہو کر پوچھا کہ اے بندۂ خدا تم کس کی اجازت سے اس گھر میں داخل ہوئے تو اس نے جواب دیا "اس گھر کے پروردگار کی طرف سے" ابراہیمؑ سمجھ گئے کہ یہ جبرائیلؑ ہیں اور خدا کا شکر ادا کیا کہ کوئی نامحرم ان کے گھر میں داخل نہیں ہوا ہے۔

رسولؐ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے جدّ بزرگوار ابراہیمؑ غیرت مند تھے اور میں ان سے زیادہ غیرت مند ہوں۔ حق تعالیٰ مومنین میں سے اُسکی ناک رگڑ دیتا ہے (یعنی ذلیل کر دیتا ہے) جو غیرت نہیں کرتا۔

(وسائل الشیعہ، جلد ۱۴)

سفینۃ البحار میں حضرت موسیٰؑ کی تعریف میں بیان کیا گیا ہے کہ آپ اتنے غیرت مند تھے کہ اپنے دوستوں کے ہاں بھی زیادہ آمد و رفت نہیں کیا کرتے تھے تاکہ کوئی ان کی زوجہ کو نہ دیکھ سکے۔

ایسے اعمال دقیانوسیت نہیں بلکہ اخلاقِ انبیاءؑ کا حصہ ہیں۔ عورتوں کو بھی اپنی اہمیت کا احساس کرنا ہوگا اور گڑیوں کی طرح بننا سنورنا اور بے معنی مغربی طرزِ زندگی سے باہر نکلنا ہوگا۔

ایک ماہرِ عمرانیات جس نے الجزائر کے انقلابی معاشرے کا گہرا تجزیہ کیا، غیر مسلم ہونے کے باوجود لکھتا ہے کہ

''وہ عورت جو باہر دیکھ سکتی ہو لیکن خود دکھائی نہ دیتی ہو، کچھ کہے بغیر استعمار کی راہ میں بڑی رُکاوٹ ہے''

امام خمینیؒ نے قم کی باحجاب خواتین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ

''آپ علم حاصل کیجئے اور خود کو اخلاقی اعمال سے آراستہ کیجئے، آپ کا دامن ایک مدرسہ ہے جس میں عالی مرتبت جوانوں کی تربیت ہونی چاہیئے۔ (روزنامہ کیھان ۱۱ اپریل ۱۹۷۹ء)

امام خمینیؒ نے ایک اور مقام پر فرمایا ''خواتین نے شرعی پردے میں رہ کر پہلے سے کہیں زیادہ آزادی حاصل کر لی ہے۔ (صحیفہ نور جلد۲)

نامحرموں کے سلسلے میں اسلام کا مزاج

مندرجہ ذیل مسائل سے اس بات کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ اسلام محرم و نامحرم کے معاملے میں کتنی سختی کا قائل ہے۔

۱۔ روزانہ نماز کے ذریعے دن و رات میں کئی بار خواتین کو پردے کا عملی سبق سکھایا جاتا ہے۔

۲۔ بلکہ اگر کوئی نامحرم نہ بھی دیکھ رہا ہو تب بھی نماز میں تقریباً اسی انداز میں جسم چھپانے کا حکم ہے۔

۳۔ فقہاء کے نزدیک اگر کوئی نامحرم آواز سن رہا ہو تو عورت سے تقاضا ہے کہ وہ بلند آواز سے پڑھی جانے والی نمازوں کو بھی آہستہ پڑھے۔

۴۔ عورت کے لیے مستحب ہے کہ وہ رکوع میں زیادہ نہ جھکے۔

۵۔ حالت سجدہ میں اپنے جسم کو سمیٹ لے۔

۶۔ قیام کی حالت میں پاؤں کو ملا کر رکھے۔

۷۔ مرد کے آگے نہ کھڑی ہو۔

۸۔ اگر کسی عورت کو معلوم ہو کہ کوئی نامحرم اسے بُری نگاہ سے دیکھ رہا ہے تو اسکے لئے ضروری ہے کہ

وہ اپنے چہرے اور ہاتھوں کو بھی چھپائے۔

۹۔ عورت کا نامحرم مرد سے ناز نخرے یا ایسے لہجے میں بات کرنا کہ جس سے اسکے دل میں بُرائی کی خواہش پیدا ہو جائے، حرام ہے۔

۱۰۔ حتی الامکان علاج کے لئے عورت ڈاکٹر کی تلاش کرے۔

۱۱۔ بعض فقہاء ممیز سمجھدار نابالغ بچے سے بھی پردہ کرنے کی تاکید کرتے ہیں۔

۱۲۔ عورت کا زیب و زینت اور میک اپ کر کے نامحرم کے سامنے آنا حرام ہے۔

۱۳۔ مرد نے اگر معمول سے زائد اپنے جسم کو کھولا ہوا ہو تو عورت کے لیے اسے دیکھنا حرام ہے۔

۱۴۔ نامحرم مرد عورت کا آپس میں ہاتھ ملانا جائز نہیں ہے۔

۱۵۔ عورت کا نامحرم کے لیے خوشبو لگا کر نکلنا حرام قرار دیا ہے اور واپس آنے تک فرشتے اُس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

۱۶۔ مسلمان عورت کسی کافرہ عورت کے سامنے اپنے جسم کو کھولنے سے اجتناب کرے کہ وہ کہیں کسی نامحرم سے اسکا ذکر کرے۔

۱۷۔ مرد کو چاہیئے کہ عورت کو پیچھے سے بھی نہ دیکھے۔ ابو بصیرؒ نے ایک دفعہ امام جعفر صادقؑ سے پوچھا

''ایک عورت جا رہی ہو اور مرد اُسے پیچھے سے دیکھ لیتا ہے، کیا اس میں کوئی حرج ہے؟''

امامؑ نے فرمایا

''آیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ کوئی مرد تمھاری بیوی کو اس طرح دیکھے؟ انہوں نے کہا نہیں، تو امامؑ نے فرمایا

''جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لیے پسند کرو (وسائل الشیعہ)

۱۸۔ حتی اُن اعضاء کو جو نامحرم عورت سے جدا ہو گئے ہوں اُن کا دیکھنا بھی جائز نہیں ہے۔ سوائے دانت اور ناخن کے۔ کچھ فقہاء نے تو نامحرم کے ٹوٹے ہوئے بالوں کو دیکھنا بھی ناجائز قرار دیا ہے۔

۱۹۔ مرد جوان عورت کو سلام میں پہل نہ کرے۔

۱۰۰۔ اگر کوئی عورت کسی جگہ بیٹھی ہو پھر وہاں سے اُٹھ جائے تو جب تک وہ جگہ گرم ہو وہاں کوئی نامحرم مرد نہ بیٹھے۔

۱۰۱۔ نامحرم مرد و عورت کا ایسے مقام پر رہنا جہاں کوئی اور نہ ہو اور نہ ہی آسکتا ہو، منع ہے خواہ یہ دونوں عبادت ہی میں کیوں نہ مشغول ہوں۔

۱۰۲۔ اگر کوئی مرد کسی نامحرم عورت کو پہچانتا ہو تو اس کے بے پردہ فوٹو کو نہیں دیکھ سکتا۔

۱۰۳۔ امام محمد باقرؑ نے ایک شخص کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا تو بہ کرو کہ اب دوبارہ نامحرم عورت سے مذاق نہیں کرو گے (بحار جلد ۴۶)

۱۰۴۔ ایک شخص امام علی رضاؑ کے پاس اپنے رشتہ داروں کے ساتھ موجود تھا۔ اس اثناء میں ایک بچی اُس محفل میں آئی۔ سب نے بچی کو پیار سے اپنے پاس بلایا۔ جب یہ بچی امامؑ کے قریب آئی تو آپ نے اسکی عمر کے بارے میں پوچھا، ان لوگوں نے بتایا کہ یہ پانچ سال کی ہے تو امامؑ نے اُسے اپنے سے دور کر دیا۔ (فروع کافی، جلد۵)

بدنظری کی نیت سے پڑوس کے گھروں میں جھانکنا

جامع الاخبار میں ہے کہ: جب بھی کوئی اپنے ہمسائے کے گھر میں دیوار کے سوراخ یا چھت پر سے عورت کے بدن یا بالوں کو دیکھے یا اس طرح کوئی عورت اپنے ہمسایہ مرد کے پوشیدہ راز کو دیکھے تو خدا کیلئے سزاوار ہے کہ اُس کو دنیا میں مسلمانوں کے راز فاش کرنے والے منافقین کے ساتھ جہنم میں ڈال دے اور ایسا شخص اسوقت تک دنیا سے نہ اُٹھے گا جب تک خدا اُس کو رُسوا نہ کر دے۔ اس کے علاوہ خدا آخرت میں اسکے پوشیدہ مقامات کو تماشا دیکھنے والوں کیلئے آشکار کر دے گا۔

بڑے افسوس کی بات ہے کہ اس تہذیب و تمدّن میں جو دنیا کی دوسری تہذیبوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے عورت ایک ایسے حیوان کی صورت اختیار کر گئی ہے کہ جس کی جنسیت سے جیسے بھی ہو، جس قدر بھی ہو بغیر کسی قید و شرط اور حد کے فائدہ حاصل کیا جائے۔ یہ حیوان بھی ایسا کہ

جس کی لگام حریص دنیاداروں کے ہاتھ میں ہے مگر مردوں کی لگام خود اُس کے ہاتھ میں ہے اور یہ لگام مردوں کی ''نگاہ'' ہے۔ جو انہیں ہر چیز سے غافل کر کے غلام کی طرح عورتوں کے تعاقب میں ڈالتی ہے۔ نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ اگر عورت کی زندگی اس پر منحصر ہے کہ اُس پر نگاہ کی جائے تو مرد بھی اسی لئے زندہ ہیں کہ وہ عورتوں پر نگاہ ڈالیں اور نگاہ سے گناہ تک کوئی زیادہ فاصلہ نہیں۔

مصوری، موسیقی، سینما، تھیٹر، مجلّہ، رسالے، پوسٹر، تصویریں وغیرہ اکثر عورتوں کو بازار میں کھینچ لائی ہیں۔ مگر sex سے وابستہ صنعتوں کی حد یہیں پر ختم نہیں ہوتی بلکہ اقتصادیات کے دو عظیم اور بڑے شعبوں نے لوٹ مچانے کی خاطر عورت پر اپنی نظریں مرکوز کی ہوئی ہیں۔

مغربی اور مغرب زدہ عورت پر صرف یہ لازم نہیں کہ ایسا لباس پہنے جو بدن کو زیادہ نمایاں اور واضح کرنے والا ہو بلکہ لازم ہے کہ اپنے لباس کو فیشن کے بہانے بدلتی رہے تاکہ ڈیزائنر، کپڑا بیچنے والوں، پارچہ سازی اور درزیوں کی چاندی ہو جائے۔ اگر عورتوں کا لباس خودنمائی کا وسیلہ نہ ہو تو دوسری کونسی چیز ہے جو اس صنعت کی چکّی کو چلائے؟ ان تمام سے سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ صرف یہ بات نہیں کہ عورت اپنے مصرف ہونے اور مصرف کرنے کا وسیلہ بنے بلکہ ہر چیز کا زیادہ سے زیادہ مصرف ہونے کا وسیلہ بھی بنتی ہے۔ یعنی ٹریکٹر کی بیلٹ کے زیادہ سے زیادہ فروخت ہونے کیلئے ضروری ہے کہ ایک عورت کی نیم عریاں تصویر اس بیلٹ کے ساتھ شامل ہو۔

چند اہم باتیں

پہلی اہم بات

اگر آنکھوں کا ایک بار بھی غلط استعمال کیا گیا تو پھر یہ سلسلہ رُکتا نہیں ہے اور انسان عورتوں کو دیکھتا ہی چلا جاتا ہے کیونکہ جس طرح ایک نیکی دوسری نیکی کا ذریعہ بن جاتی ہے اور نیکی نیکی کو کھینچتی ہے چاہے کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو اور بُرائی بُرائی کو کھینچتی ہے چاہے کتنی چھوٹی کیوں نہ ہو۔ لہٰذا ایک بار دیکھنے سے پھر رُکنے کی قوت کمزور ہو جاتی ہے اور پھر انسان تمام دن گناہوں

میں ملوث رہے گا جیسے گاڑی کے بریک فیل ہوجانے سے گاڑی ہر جگہ ٹکر کھاتی ہے۔

دوسری اہم بات

کبھی کبھی انسان پوری نظر سے نہیں دیکھتا لیکن گوشۂ چشم سے دیکھ کر کچھ مزہ لے ہی لیتا ہے اور یہ عمل بھی تقویٰ کو خراب کرتا ہے۔ نفس کی ان شرارتوں سے بہت ہوشیار رہنا چاہیئے کہ مجاہدہ اور محبت سے کمایا ہوا یہ نور ذرا سی غفلت سے ضائع ہوجاتا ہے۔

تیسری اہم بات

کبھی سامنے چہرہ کی طرف دیکھنے سے تو انسان آنکھیں بچالیتا ہے مگر پیچھے سے اس کے لباس یا کسی اور عضو پر نظر ڈال کر لطف حاصل کرلیتا ہے۔ اس سے بھی احتیاط کرنا چاہیئے۔

چوتھی اہم بات

کبھی مومن اپنی آنکھیں تو بچالیتا ہے اور کئی کئی روز تک آنکھیں محفوظ رکھتا ہے۔ پھر شیطان یہ تدبیر کرتا ہے کہ اس کے پچھلے گناہوں کا لطف یاد دلاتا ہے اور سینے کی خیانت میں مبتلا کردیتا ہے اور جب ماضی کے گناہوں کا لطف اور تصور اس کے قلب کو ظلمت سے خراب کردیتا ہے تو دل کے خراب ہوجانے سے سارے اعضاء خراب ہوجاتے ہیں کیونکہ دل بادشاہ ہے اور تمام اعضاء اسکے تابع ہیں۔ حدیث میں بھی آیا ہے کہ انسان کے اندر ایک گوشت کا لوتھڑا ہے جب وہ صالح ہوجاتا ہے تو تمام اعضاء صالح ہوجاتے ہیں اور جب وہ خراب ہوجاتا ہے تو تمام اعضاء سے خراب اعمال صادر ہونے لگتے ہیں اور وہ قلب ہے۔

لہٰذا اس حقیقت کے پیشِ نظر خدا نے ارشاد فرمایا :

''يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ. (سورۃ المؤمن، آیت ۱۹)

''یعنی آنکھوں کی خیانت اور سینے کی خیانت دونوں پر خبردار کیا ہے کہ دیکھو جب تم کسی نامحرم پر نگاہ ڈالتے ہو یا دل میں گندے خیالات پکاتے ہو تو ہم دونوں ہی سے باخبر ہیں''۔ (پس ہماری

قدرت اور پکڑ سے خبردار ہو جاؤ)۔

پانچویں اہم بات

اگر زوجہ حُسن میں کم بھی ہو تب بھی نامحرم حسین عورتوں پر نگاہ نہ ڈالے کیونکہ حرام نظر میں دنیا و آخرت دونوں کی رسوائی و ذلّت ہے۔ بعض سانپ دیکھنے میں بڑے ہی حسین منقش ہوتے ہیں مگر اپنی جان کے خوف سے ہم ان پر ہاتھ نہیں پھیرتے کیونکہ اس حسین میں زہرِ قاتل ہے لہٰذا اسی طرح اس حرام نظر میں خدا کے قہر و ناراضگی اور غضب کا زہر بھرا ہوا ہے۔ ایک حاکمِ شہر کو ناراض کر کے رہنا مشکل ہے تو خدا کو ناراض کر کے کیسے چین مل سکتا ہے؟ لہٰذا حلال کی چٹنی روٹی کو حرام کی بریانی اور پلاؤ سے بہتر سمجھے اور سوچ لے کہ یہ مجاہدہ چند روز کا ہے جیسے سفر میں اچھی چائے نہ ملے تو وطن کی اچھی چائے ملنے کی امید میں اس کو گوارا کر لیتے ہیں اسی طرح جنّت میں بیویاں اعمال صالحہ کے بعد حوروں سے بھی زیادہ خوبصورت بنادی جائیں گی۔

چھٹی اہم بات

آج کل یہ مرض اتنا عام ہو گیا ہے کہ جہاں کوئی عورت ملی وہاں اس پر نظر ڈال لی، ورنہ ٹی وی یا دیواروں پر لگی تصویروں سے دل بہلا لیا۔ لوگ اس میں کہتے ہیں کہ اصل عورت تھوڑی ہے جو نظر آرہی ہے یہ تو اس کا عکس ہے۔ جب کہ عکس کا دیکھنا تو بسا اوقات عورت کو دیکھنے سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے کیونکہ حقیقی عورت کو دیکھنے میں ذرا حوصلہ چاہیئے کہ کہیں وہ ناراض نہ ہو جائے لیکن فوٹو دیکھنے میں اس حوصلے کی ضرورت نہیں اس فساد میں تو آدمی اور زیادہ مبتلا ہو سکتا ہے۔

لہٰذا ایسے رسائل، اخبار اور جرائد کا اکثر فقہاء نے گھروں میں رکھنا حرام قرار دیا ہے کہ جن میں ایسی تصاویر ہوں جو اخلاق کے اعتبار سے گمراہ کر سکتی ہوں۔

جو چیز ذہن میں بسی ہوئی ہوتی ہے وہی چیز سامنے آتی ہے۔ کسی نے بھوکے سے پوچھا کہ ۲ اور ۲ کتنے ہوتے ہیں بتایا کہ ۴ روٹیاں، افسوس ہے کہ ہماری آنکھیں کرگس (گِدھ) کی نگاہیں

ہوگئی ہیں، شاہین کی نگاہ نہیں بنتی افسوس ہماری آنکھیں غلاظت ہی پر پڑتی ہیں، یہ چنبیلی اور گلاب کیوں نہیں دیکھتیں۔

بدنظری کے نقصانات

نقصان ۱

عبادت کی حلاوت کا ختم ہونا

بدنظری سے عبادت کی حلاوت ختم ہو جاتی ہے اور عبادت بے لذت بن جاتی ہے۔

نقصان ۲

جسمانی نقصان

بدنظر لعنتِ خدا یعنی رحمتِ خدا سے دور ہو جاتا ہے (لعن الناظر والمنظور الیہ) یعنی اس سے آنکھوں پر ظلمت چھاجاتی ہے اور ایسی لعنت چھاجاتی ہے کہ گھنٹوں بھی اگر نامحرموں کو گھورے تو سیری نہیں ہوتی ۔

شہرِ مدینہ کی گرم اور تپتی دھوپ میں ایک جوان عورت گذر رہی تھی۔ ایک مسلمان مرد اسے دیکھنے میں محو ہو گیا اور پیچھے چل پڑا۔ اسی حالت میں اسکی پیشانی دیوار سے نکلی ہوئی کسی چیز سے ٹکرا گئی اور اسکا چہرہ زخمی ہو گیا اور اس سے خون بہنے لگا۔ اسی حالت میں رسول اللہؐ کی خدمت میں آیا اور پورا ماجرا بیان کیا۔ چنانچہ اس موقع پر سورۂ نور کی وہ آیات نازل ہوئیں جس میں مرد اور عورت کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم ہوا۔

نقصان ۳

تقویٰ میں کمی

جیسے جیسے عمر بڑھتی ہے۔ شہوت تو کمزور ہو جاتی ہے لیکن حرص بڑھ جاتی ہے اور نفس کے مقابلے میں طاقت کمزور ہو جاتی ہے۔ تقویٰ آخرِ وقت میں اور کم ہو جاتا ہے۔

نقصان ۴

شرم و حیا کا ختم ہونا

کیونکہ مائیں، بہنیں، بیٹیاں مرد و عورت سب ساتھ ہی بے حجابانہ ٹی وی دیکھتے ہیں تو لہٰذا

شرم وحیا، ادب ولحاظ ختم ہو گئے ہیں۔

نقصان ۵

جرائم میں اضافہ

باقاعدہ Research اس بات پر ہوئی کہ اس ٹی وی ہی کے مناظر دیکھ دیکھ کر جرائم، جیب تراشی، نقب زنی اور مجرمانہ حملے ہوتے ہیں۔ باقاعدہ Statistics جمع کی گئی ہیں کہ بچہ بالغ ہونے تک کتنے ایسے سین دیکھ چکا ہوتا ہے؟ نوجوانوں نے خود عدالتی تحقیقات میں اس کا اقرار کیا ہے کہ ہم کو یہ چیزیں ٹی وی پر دیکھ کر عملی طور پر خود کرنے کا شوق ہوا ہے۔

نقصان ۶

بدنظری کے طبی نقصانات

۱) مثانہ کمزور ہو جاتا ہے۔

۲) پیشاب کے یا منی کے قطرے آتے رہتے ہیں اور وضو میں مشکل ہوتی ہے۔

۳) کثرتِ احتلام کی شکایت ہو جاتی ہے۔

۴) دماغ کی کمزوری، دل کا کمزور ہونا اور گھبرانا۔

۵) سبق یاد نہ ہونا اور جلد بھول جانا۔

۶) کسی کام میں دل نہ لگنا، غصہ کا بڑھ جانا۔

۷) نیند کا کم ہونا۔

۸) ارادہ کا پست ہو جانا۔

نقصان ۷

بدنگاہی کا دنیاوی عذاب

دوسرے تمام گناہوں اور بدنگاہی کے گناہ میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ دیگر تمام گناہ انجام دینے کے بعد انکا اثر ختم ہو جاتا ہے، دل بھر جاتا ہے مگر بدنگاہی ایسا گناہ ہے کہ جب یہ صادر ہوتا

ہے تو اور زیادہ تقاضا پیدا ہوتا ہے کہ اور دیکھو۔ آدمی کھانا کھاتا ہے، سیری ہو جاتا ہے پانی پیتا ہے، پیاس بجھ جاتی ہے۔ مگر یہ بدنظری ایسی بلا ہے کہ اس سے سیری نہیں ہوتی اور یہ ایک عذاب بن جاتی ہے جس سے چھٹکارہ ملنا پھر مشکل ہو جاتا ہے۔

نقصان ۸

اعضاء کی بدنظمی

نامحرم کی طرف بُری نگاہ کو آنکھوں کا زنا قرار دیا گیا ہے۔ شہوت انگیز باتیں سننا کانوں کا زنا ہے۔ زبان سے نامحرموں سے بیہودہ گفتگو زبان کا زنا ہے۔ اس طرح ہاتھ سے چھونا اور پاؤں سے انکی طرف چل کر جانا پاؤں کا زنا ہے۔

اعضاء کی سرحدوں کی حفاظت ہی سے دل کا دارالخلافہ بھی محفوظ ہوگا۔ جس ملک کا بادشاہ محفوظ نہیں اسکا ہیڈ کوارٹر بھی محفوظ نہیں ہوتا۔

نقصان ۹

اپنے مولا کے قتل میں حصہ

کتاب لئالی الاخبار میں نقل ہوا ہے کہ: شہوت انگیز نگاہ سے دیکھنا ایسا ہی ہے جیسے اُس نے ۶۰ مرتبہ علیؑ کو قتل کیا ہے (نعوذ باللہ)

جامع الاخبار میں رسولِ خدا سے مروی ہے کہ "جو کوئی اپنی آنکھوں کو حرام سے پُر کرے تو قیامت کے دن خدا اُس کی آنکھوں کو آگ سے بھر دے گا۔

رسولِ خدا فرماتے ہیں "قیامت کے دن ہر آنکھ روئے گی سوائے تین آنکھوں کے۔ ایک وہ آنکھ جو خوفِ خدا میں روئے، ایک وہ آنکھ جو نامحرموں پر نہ پڑے اور ایک وہ آنکھ جو خدا کیلئے شب بیداری میں جاگتی رہے۔

نقصان ۱۰

بار بار نگاہ بد مزید گناہوں کا باعث بن جاتی ہے

اگر آنکھوں کو بار بار غلط استعمال کیا گیا تو پھر نامحرموں کو دیکھتا ہی چلا جائے گا۔ کیونکہ ایک نافرمانی دوسری نافرمانی کا سبب بن جاتی ہے۔ جیسے ایک نیکی دوسری نیکی کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ بار بار دیکھتے رہنے سے قوت کمزور پڑتی جاتی ہے اور پھر بچنا مشکل ہو جاتا ہے اور تمام وقت ہی گناہوں میں ملوث رہتا ہے۔ جیسے اگر گاڑی کے بریک فیل ہو جائیں تو پھر گاڑی ٹکراتی ہی چلی جاتی ہے۔

بار بار کی بدنگاہی گناہِ عشق میں مبتلا کر دیتی ہے۔ ایک پودے کا نام بھی عشق پیچاں ہے یہ جس درخت کو لپٹ جاتا ہے تو وہ ہرا بھرا درخت سوکھ جاتا ہے اسی طرح عشق مجازی اپنے عاشق کی دنیا و آخرت دونوں کو تباہ و برباد کر دیتا ہے اور پھر کچھ ہی دنوں میں معشوق بھی بے رونق ہو جاتا ہے۔

؎ گیا حُسن خوباں دلخواہ کا

ہمیشہ رہے نام اللہ کا

یہ عشقِ مجازی ہمیشہ بیوقوف لوگوں ہی کو ہوا کرتا ہے۔

نقصان ۱۱

ترکِ عبادات

بدنگاہی سے اطاعت و ذکرِ الٰہی اور عبادات سے رفتہ رفتہ رغبت کم ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ ترک کی نوبت آجاتی ہے اور خدا نہ کرے ایک وقت ایسا آتا ہے کہ پھر کراہیت و نفرت سی پیدا ہونے لگتی ہے۔

نقصان ۱۲

دل کی تاریکی

اگر ہرے بھرے درختوں کے پاس آگ جلا دی جائے تو اسکے ترو تازہ پتے مُرجھا جاتے ہیں

اور دوبارہ مشکل سے ہرے بھرے ہوتے ہیں۔ سال بھر کھاد، پانی دو تب کہیں جا کر تازگی آتی ہے۔ اسی طرح ذکر و عبادات سے جو دل میں نور پیدا ہوتا ہے اگر کہیں بدنظری میں مبتلا ہو جائے تو باطن کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ قلب میں دوبارہ ایمانی حلاوت کے بحال ہونے میں بہت وقت لگتا ہے۔ بدنگاہی کی ظلمت بہت مشکل سے دور ہوتی ہے اور بہت توبہ واستغفار و گریہ وزاری اور بار بار حفاظتِ نظر کے اہتمام کے بعد کہیں جا کر قلب کو دوبارہ حیاتِ ایمانی ملتی ہے۔

خدا اور رسولؐ نے شیطان کو ہمارا کھلا دشمن قرار دیا ہے۔ آپ بتایئے کہ آپ کا دشمن اگر آپ کو مٹھائی پیش کرے تو آپ اسے فوراً قبول کر لیتے ہیں یا فوراً کھٹک جاتے ہیں کہ خدا خیر کرے کہیں اس میں زہر نہ ملا دیا ہو۔ لیکن افسوس ہمارا کھلا دشمن ہمیں بدنگاہی کی معمولی لذت پیش کرتا ہے اور ہم اسکو فوراً قبول کر لیتے ہیں۔ حالانکہ بظاہر یہ لذت پیش کر رہا ہے لیکن حقیقت میں سزا کا انتظام کر رہا ہے۔ بدنظری کے بعد آخرت کا عذاب تو الگ ہے، دنیا ہی میں دل غمگین ہو جاتا ہے۔

نقصان ۱۲

روزِ آخرت کا عذاب

رسولِ خدا فرماتے ہیں: جو شخص بھی نامحرم عورت (لذت کے ارادے سے) کو دیکھے گا تو بروزِ قیامت اس مرد کی آنکھوں کو آتشِ دوزخ کی سرخ سلاخوں سے داغا جائے گا۔ پھر حکمِ خدا سے اس مرد کو آتشِ دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ (جامع الاخبار)

رسولؐ فرماتے ہیں! جو شوہر دار عورت اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور مرد کو نظر بھر کر لذت سے دیکھے تو خدائے رحمان اُس پر شدید غضبناک ہوتا ہے۔ (بحار جلد ۱۰۴)

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: ایک نابینا شخص حضرت فاطمہؑ کے دروازہ پر آیا اور اندر آنے کی اجازت چاہی بی بی فاطمہؑ پردے کے پیچھے چلی گئیں۔ حضورؐ نے بیٹی سے فرمایا تم نے کیوں پردہ کر لیا جبکہ وہ نابینا ہے تمہیں نہیں دیکھ سکتا۔ بی بی زہراؑ نے فرمایا! اگر وہ مجھے نہیں دیکھ سکتا تو میں تو اسے دیکھ سکتی ہوں اور ممکن

ہے کہ وہ میرے جسم کی بو سونگھ لے۔ رسولؐ اللہ بی بی فاطمہ زہراؑ کی یہ بات سن کر انتہائی خوش ہوئے اور فرمایا

اَشهدُ انک بِضعةُ مِنّی

گواہی دیتا ہوں کہ تم میرا ایک ٹکڑا ہو۔ (نوادر راوندی)

حفاظتِ نظر پر خدا کے انعامات

فائدہ نمبر ۱ : حلاوتِ ایمانی

رسولؐ خدا کا ارشادِ گرامی ہے کہ

جو کوئی مسلمان کسی عورت کے محاسن کی طرف پہلی مرتبہ دیکھے اور پھر اپنی نظر کو جھکا لے تو خداوند تعالیٰ اسکو ایسی عبادت کی توفیق مرحمت فرمائے گا جس کی حلاوت وہ محسوس کرے گا۔

علماء فرماتے ہیں کہ اگر نامحرم پر نگاہ ڈالی جائے تو اس کا سب سے بڑا نقصان یہی ہوتا ہے کہ عبادت کی حلاوت ختم ہو جاتی ہے۔

حدیثِ قدسی میں ہے ''جو شخص بھی باوجود دل کے تقاضے کے میرے خوف سے اپنی نظر کو (نامحرم سے) پھیر لے اسکے بدلے میں اسکو ایسا پختہ ایمان دوں گا جسکی لذت کو وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔ یجِدُ حَلَاوتہ فِی قَلبِہ۔

نامحرم سے عشق کرنا، عشق نہیں بلکہ فسق ہے

مولانا رومؒ فرماتے ہیں کسی آدمی کا رنگ وصورت سے عشق کرنا دراصل عشق نہیں بلکہ فسق ہے یہ سب فسادِ گندم کے کھانے کا ہے، یعنی خدائے تعالیٰ کھانے کو دے رہے ہیں اس لئے سب یہ مستی سوجھ رہی ہے۔ اگر کھانے کو نہ ملے تو سب عشق ناک کے راستے نکل جائے۔

شیخ سعدیؒ نے بھی اپنے اشعار میں دمشق کا ایک واقعہ نقل کیا ہے جہاں عشق بازی کی بیماری عام ہو گئی تھی تو خدا کی طرف سے قحط و بھوک کا عذاب آیا کہ لوگ روٹی کے غم میں عشق وشق سب بھول گئے۔

؎ چناں قحط سالی شد اندر دمشق
کہ یاراں فراموش کردند عشق

حلاوتِ ایمان کی نشانی

جو فقیر اللہ کی یاد میں مست رہتا ہے وہ مخلوق کی بھیک نہیں دیکھتا، بھیک دینے والے کو دیکھتا ہے، لیلیٰ کو نہیں دیکھتا، لیلیٰ کو نمک دینے والے کو دیکھتا ہے۔ دولت کو نہیں دیکھتا، جس نے مالداروں کو مال دیا ہے اُس مالک کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ غرض وہ ساری کائنات سے مستغنی ہو جاتا ہے۔ ساری کائنات اُس کی نگاہوں سے گر جاتی ہے۔ چاند سورج جیسی شکلوں کو نظر اُٹھا کر نہیں دیکھتا اور نامحرموں سے نظر بچانے کی اُس کو توفیق ہو جاتی ہے۔ لیکن رحمت کے بھروسہ پر گناہ کرنا بڑی بے حیائی اور بے شرمی کی بات ہے اور شرافت کے خلاف ہے۔ اب خود فیصلہ کرلیں کہ ہم شریف بننا چاہتے ہیں یا بے غیرت۔ جو نفس سے مغلوب ہو کر بار بار گناہ کرتا ہے وہ شریف انسان نہیں ہے کیونکہ انسان کا نفس خود ایک غنڈہ ہے اگر غنڈہ نہ ہو تو انسان کیوں اتنی فضیلتیں رکھنے کے باوجود بار بار گناہ میں مبتلا ہوتا ہے۔ جب تک نظر بچانے کی تکلیف نہ اُٹھائیں گے، خدا سے محبت اور آلِ محمدؐ کی مودّت کا دعویٰ بلا دلیل رہے گا۔

ایمان کی شناس کی پانچ علامات بتائی گئی ہیں

۱۔ طاعات میں لذّت محسوس کرنا

۲۔ ذکر و اطاعت کو تمام خواہشاتِ نفسانی پر ترجیح دینا۔

۳۔ اللہ اور اسکے رسولؐ کی رضا کیلئے ہر مشقت اور کلفت کو خوشی خوشی برداشت کرنا۔

۴۔ مصائب کے تلخ گھونٹ کو پی جانا۔

(۵) ہر حال میں خدا کے قضاء وقدر کے فیصلے سے خوش رہنا، تنگی، فراخی، صحت، مرض، خوشی، غمی ہر حال میں اپنے مولا سے راضی رہنا۔

اب کوئی شخص یہ کہے کہ نگاہوں کو بچانا تو بڑا مشکل ہے کیونکہ ہر طرف بے پردگی اور عریانی ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ جتنی عریانی ہے اتنی ہی حلاوتِ ایمان کی فراوانی ہے۔ نظر بچایئے اور حلاوتِ ایمانی لے لیجئے۔ مشکل ہے تو کیا ہوا انعام بھی تو کتنا بڑا ہے۔ جب اللہ کو اپنی آنکھوں کی مٹھاس دے دی تو اب اُس سے ایمان کی مٹھاس لے لیجئے۔

حلاوتِ ایمانی کا وعدہ کیوں کیا گیا ؟

نظر کی حفاظت پر حلاوتِ ایمانی کا الٰہی وعدہ کیا گیا جبکہ بہت سی دوسری بڑی بڑی عبادات پر یہ وعدہ نہیں کیا گیا اسکی ایک وجہ یہ ہے کہ نظر بچانے سے دل کو تکلیف ہوتی ہے اور دل جسم کا بادشاہ ہے اور جب بادشاہ مزدور بن جائے تو اس کی مزدوری زیادہ ہونی چاہیئے۔ نظر بچانے سے جسم کو تکلیف نہیں ہوتی لیکن دل تڑپ جاتا ہے لہٰذا بادشاہ کی محنت پر انعام بھی عظیم عطا فرمایا گیا۔

روایت میں لفظ حلاوت بھی اسی وجہ سے آیا کیونکہ نظر کو بچانے میں نفس کو انتہائی کڑواہٹ محسوس ہوتی ہے۔ لہٰذا اس کڑواہٹ کا انعام حلاوت (مٹھاس) ہے۔ کڑوی چیز کھا کر فوراً میٹھی چیز کی خواہش ہوتی ہے۔ حضورِ اکرم نے اپنی اُمّت پر رحم فرمایا کہ چونکہ تم نے کڑواہٹ برداشت کی تو اب اسکا صلہ یہ ہے کہ ایمان کی حلاوت ملنی چاہیئے۔ یہ رحمت اللعالمین کا فیضِ نبوّت ہے۔

ایک دفعہ ایک شخص نے کسی عالم کے سامنے بدنظری کے سلسلے میں اپنی بے بسی کا اظہار کیا اور کہا یہ عادت اتنی پختہ ہوگئی ہے کہ چھوٹتی نہیں ہے۔ عالم نے پوچھا کہ یہ بتایئے کہ نہ دیکھنے سے دل کو کتنی دیر تک پریشانی رہتی ہے۔ اُس نے کہا : نہ دیکھنے پر تو چند منٹ کی حسرت رہتی ہے، اس کے بعد پُرسکون رہتا ہوں اور دیکھنے کے بعد کئی دن تک بے چینی رہتی تو عالم نے فرمایا کہ

اب آپ خود فیصلہ کر لیجئے کہ کئی دنوں کی مصیبت بہتر ہے یا چند منٹ کی تکلیف۔

فائدہ نمبر۲: قربِ خداوندی کی دولت ملے گی

حدیثِ قدسی میں ہے کہ خدا فرماتا ہے: **انا عند منکسر ۃ القلوب**

کہ میں ٹوٹے ہوئے دلوں کے قریب ہوں

آنکھوں کو بدنگاہی سے بچانے میں دل کی آرزو ٹوٹنے سے دل ٹوٹ جاتا ہے اور اس عمل سے خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے جو ہزاروں نوافل اور اذکار سے بھی حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔

؎ نہ میکدے میں نہ خانقاہ میں ہے
جو تجلّی دلِ تباہ میں ہے

فائدہ نمبر۳: شہادتِ معنوی عطا ہو گی

مومن اگر اپنی نگاہوں کی حفاظت کرے تو جہاد بالنفس کی برکت سے اسے شہادتِ معنوی عطا ہوتی ہے۔ جیسا کہ بعض روایات سے بھی یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ بعض اولیاء صالحین بھی اس فضیلت میں شہداء کے ساتھ شریک ہیں۔ لہٰذا مجاہدۂ نفس، جو جہادِ اکبر ہے اس میں مرنے والے کو بھی معنوی شہید سمجھیں گے۔

؎ تیرے حکم کی تیغ سے ہوں میں بسمل
شہادت نہیں میری ممنونِ خنجر

فائدہ نمبر۴: روحانی ترقی ملے گی

صاحبِ حُزن خدا کا راستہ جس تیزی سے طے کرتا ہے وہ غیر صاحبِ حُزن نہیں کر سکتا لہٰذا جب مومن اپنی نگاہ کو بار بار بچاتا ہے تو نفس کو بہت غم ہوتا ہے اور اس مجاہدہ کی برکت سے وہ روحانی ترقی کے مدارج تیزی سے طے کرتا ہے۔

فائدہ نمبر۵ : نورِ خدا باطن میں داخل ہوگا

جب خدا کی تجلی کوہِ طور پر ہوئی تو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا جس کے متعلق مولانا رومؒ نے فرمایا کہ وہ غلبۂ شوق سے ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تا کہ نورِ حق اس کے باطن میں بھی داخل ہو جائے۔

پس جب مومن آنکھوں کو بار بار نامحرموں سے بچانے کی مشق کرتا ہے اور دل کو بھی لذت لینے سے روکتا ہے تو یہ کام نفس پر بہت ناگوار گزرتا ہے اور دل مجاہدات کے صدمے سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے اور خدا کا نور اس کے دل کی گہرائی میں داخل ہو جاتا ہے اور یہ بہت بڑا انعام ہے۔

فائدہ نمبر۶ : جہادِ اکبر کا ثواب حاصل ہوگا

کافر کی تلوار سے تو ایک مرتبہ شہادت نصیب ہوتی ہے اور مجاہدہ ختم ہو جاتا ہے اور نفس کو ان مجاہدات میں ایک عمر بسر کرنی ہوتی ہے جبھی نبی اکرمؐ نے کافروں سے جہاد کو جہادِ اصغر اور نفس سے جہاد کرنے کو جہادِ اکبر فرمایا ہے۔

جہادِ اصغر میں جب مومن شہید ہوتا ہے تو اس کا خون دنیا کے لوگوں کو بھی نظر آتا ہے لیکن خواہشاتِ نفسانی کی گردن پر امرِ الٰہی کی تلوار سے جو عمر بھر شہادتِ باطنی ہوتی رہتی ہے اس خون کو سوائے پروردگارِ عالم کے کوئی نہیں دیکھتا۔ یعنی یہ تمام زخم (اندرونی) اگرچہ مخلوقِ خدا کی نگاہ سے پوشیدہ ہیں مگر حق تعالیٰ کے علم میں ہے کہ ہمارا یہ بندہ میری رضا میں کس قدر لہو پی رہا ہے اور زخم پر زخم دل پر کھا رہا ہے اور سینے کے یہ زخم میدانِ حشر میں آفتاب سے زیادہ تمغوں کی صورت میں روشن ہوں گے۔

فائدہ نمبر۷ : نورِ ہدایت جذب کرنے کی صلاحیت پیدا ہوگی

مجاہدات سے دل نرم ہو جاتا ہے اور ایسے دل میں نورِ ہدایت کو جذب کرنے کی صلاحیت حاصل ہو جاتی ہے۔ اگر صرف عقل ہی سے ایمانِ کامل کی دولت ملتی تو خدا نفس پر مجاہدہ کی تکلیف

کیوں واجب کرتا۔

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْ فِیْنَا لَنَھْدِ یَنَّھُمْ سُبُلَنَا (سورۂ عنکبوت آیت ۶۹)

لوگ ہمارے راستے میں مجاہدہ اور تکلیف اُٹھاتے ہیں ہم ان کیلئے اپنی راہیں کھول دیتے ہیں۔

فائدہ نمبر ۸ : جنت ملے گی

جب بندۂ مومن بُرے تقاضوں پر اپنے مالکِ حقیقی کے خوف سے صبر کرتا ہے تو اس کے دل میں تقویٰ کا نور پیدا ہوتا ہے جو اسے جنّت میں لے جائے گا۔

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَ نَھَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی ہ فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاْوٰی ط

(سورۂ والنازعات، آیت ۴۰،۴۱)

جو شخص اپنے نفس کو بُری خواہشات سے پاک رکھتا ہے اس خوف سے کہ ہم کو ایک دن حق تعالٰی کے سامنے کھڑے ہو کر جوابدہ اور مسئول ہونا ہے تو ایسے شخص کا ٹھکانہ جنت ہوگا۔

فائدہ نمبر ۹ : غیرت مندی اور چہرے کا نور حاصل ہوگا

بد نگاہی سے آنکھوں میں بے رونقی اور ظلمت پیدا ہو جاتی ہے، جس سے چہرہ بے رونق اور بے نور معلوم ہوتا ہے اور بے غیرتی پیدا ہوتی ہے جب کہ متّقی بندوں میں غیرت مندی، آنکھوں میں ایک خاص چمک پیدا ہوتی ہے اور چہرہ پر نور آ جاتا ہے۔

فائدہ نمبر ۱۰ : غیر معمولی روحانی قوت نصیب ہوگی

متّقی بندوں کو آنکھوں کی حفاظت کرتے کرتے ایسا ملکہ اور ایسی روحانی قوت عطا ہوتی ہے کہ بقول عارف علماء کے اگر متقی کامل ہو اور کوئی بے حیا نا محرم اس کی آنکھیں زبردستی پھاڑ کر بھی اپنے آپ کو دکھائے تو بھی وہ اپنی شعاعِ بصر پر حکومت کرے گا اور اس کو دیکھنے نہ دے گا مگر وہ دھندلا سا عکس جو اختیار سے باہر ہے یعنی حُسن کے نکات سے شعاعِ بصر کو محفوظ رکھے گا۔ آنکھیں کھلی ہوں گی مگر پوری طرح بینا نہ ہوں گی ۔ جس طرح کسی پر پھانسی کا مقدمہ ہو تو اسے ساری دنیا

دھندلی اور بے رونق نظر آتی ہے۔ اللہ والوں کو بھی قیامت کے فیصلے کا خوف پھانسی سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔

فائدہ نمبر ۱۱ : ایمان اور قوی ہوگا

جب تک خواہشات دل میں تازہ اور گرم ہیں ایمان تازہ نہیں، کیونکہ خواہشاتِ نفسانیہ خدا کے دروازے کے لئے مثلِ قفل ہیں۔ بعض علماء سے سنا ہے کہ گیند کو جتنے زور سے زمین پر پٹخو وہ اسی قدر اوپر بلند ہوتی ہے اسی طرح نفس کو اس کے بُرے تقاضے کے وقت جس قدر زور سے دباؤ گے اسی قدر خدا کی طرف اسے بلندی و قرب عطا ہوگا۔

فائدہ نمبر ۱۲ : جہنم کا دروازہ بند ہو جائے گا

بدنظری سے حفاظت کے انعام کے طور پر جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ بند کر دیا جاتا ہے۔

فائدہ نمبر ۱۳ : حوروں کا مہر ادا ہو جائے گا

حفاظتِ نظر جنت کی حوروں کا مہر ہے۔

فائدہ نمبر ۱۴ : پُر لطف زندگی ملے گی

حفاظتِ نظر اپنی زوجہ سے معاشرت کو پُر لطف بناتی ہے برخلاف ایسے شخص کے جو بدنگاہی کرتا ہے اس کو لذّت صرف اجنبیہ سے ہی ملتی ہے۔ کیونکہ آنکھیں جن چیزوں سے مانوس ہو جاتی ہیں دل بھی ایسی چیزوں سے مانوس ہو جاتا ہے۔

فائدہ نمبر ۱۵ : وسعتِ رزق اور اولاد کی خوش نصیبی ملے گی

حفاظتِ نظر سے رزق میں وسعت اور اولاد کی خوش نصیبی نصیب ہوتی ہے جب کہ بدنظری سے رزق کی تنگی اور اولاد کی حرماں نصیبی جیسی بلائیں لاحق ہوتی ہیں۔

فائدہ نمبر ۱۶ : نئی نئی عبادات کی توفیق ملے گی

حفاظتِ نظر سے نئی نئی عبادات کی توفیق نصیب ہوتی ہے جب کہ بسا اوقات بدنظری سے عبادات کی توفیق چھن جاتی ہے، جو بڑی مصیبت ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (سورہ الذٰریٰت، آیت ۵۶)

جن اور انسان کو ہم نے عبادت ہی کیلئے پیدا کیا ہے۔

فائدہ نمبر ۱۷ : آنکھیں روزِ قیامت رونے سے محفوظ رہیں گی

رسولِ خدا فرماتے ہیں

یعنی ہر آنکھ قیامت کے دن روئے گی مگر وہ آنکھ جو خدا کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھنے سے بند رہے اور وہ جو خدا کی راہ میں جاگتی رہے اور وہ آنکھ جو خدا کے خوف سے روئے گو اس میں آنسو صرف مکھی کے سر کے برابر ہی نکلا ہو۔

فائدہ نمبر ۱۸ : قوتِ حافظہ میں اضافہ ہوگا

کیونکہ نامحرموں کی طرف نظر کرنا قوتِ حافظہ کیلئے سمِ قاتل ہے لہٰذا حفاظتِ نظر سے حفاظتِ حافظہ بھی ہوتی ہے۔

فائدہ نمبر ۱۹ : نفس کشی کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے

جب مومن یا مومنہ بار بار اس نگاہ سے خود کو بچاتے ہیں اور اس بچانے کی مشقت کو برداشت کرتے ہیں اور قلب کو بھی تصوّر و خیال کی لذّت لینے سے روکتے ہیں تو یہ کام نفس پر سخت ناگوار ہوتا ہے اور دل مجاہدات کے صدمات سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے اور اتنا ہی دل میں حق تعالیٰ کا نور گہرائی میں داخل ہو جاتا ہے۔

مولانا رومؒ فرماتے ہیں : اے لوگوں جن حسینوں کے بالوں کو آج تم دیکھ کر دیوانے ہو رہے ہو

آخری انجام اسکا یہ ہوگا کہ جب وہ بوڑھی ہوگی تو پھر یہی زلف بڈھے گدھے کی بُری دُم معلوم ہوگی۔

جو محبت شہوت اور نفس کیلئے ہوتی ہے اسکا انجام ہمیشہ عداوت اور نفرت ہوتا ہے۔ رات دن اسکے تجربات لوگوں کا مشاہدہ ہیں کچھ ہی دنوں میں اس عشق کے جذبات ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ مُرجھانے والے پھولوں سے دل لگانے والوں کو ایک دن ضرور مُرجھانا پڑتا ہے۔ یہ تو صرف عاشقانِ حق کا مقام ہے کہ انکا عشق روز بروز بڑھتا ہی رہتا ہے۔

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ط (سورہ رحمٰن آیت نمبر ۲۹)

ان کی تو ہر دن ایک نئی شان ہوتی ہے

اور جو اپنی بصارت کو حرام دیکھنے سے بچائے اسکو بصیرت دے دی جاتی ہے۔

؎ کسی خاکی پہ مت کر خاک اپنی زندگانی کو
جوانی کر فدا اُس پر کہ جس نے دیا جوانی کو

فائدہ نمبر ۲ : ایمان کی روشنی میں اضافہ

مولانا رومؒ فرماتے ہیں : چراغ کی بتی پر جب گُل آجاتا ہے تو اُس کو قینچی سے کاٹ دیتے ہیں جس سے روشنی اور بڑھ جاتی ہے اسی طرح اللہ کی نافرمانی کی بُری بُری خواہشات کو اگر اللہ تعالیٰ کی محبت کی قینچی سے کاٹتے رہو گے تو تمہارے ایمان کی روشنی روزانہ بڑھتی رہے گی۔ نظر کی حفاظت کر کے نفس کی حرام خواہشات کی گردن پر اللہ کی محبت کی تلوار چلا کر دیکھو کہ ایمان کہاں سے کہاں پہنچتا ہے۔

بدنظری کا علاج

طریقہ نمبر ۱ : مقاماتِ بدنظری سے دوری

زیادہ سے زیادہ مومن ایسی جگہوں سے بچے کہ جہاں نامحرم عورتوں پر نگاہ پڑ سکتی ہو۔ اس لئے

رسولِ خدا کا ارشادِ گرامی ہے۔ ایا کم و الجلو س با لطر قات ۔ راستوں پر بیٹھنے سے بچو لوگوں نے کہا یا رسولؐ اللہ کام کاج کے لئے تو وہ ضروری ہے ۔تو آپؐ نے فرمایا اچھا تو راستوں کے حقوق ادا کرتے رہو انہوں نے عرض کیا وہ کیا ہیں؟

تو آپؐ نے فرمایا وہ یہ ہیں۔

۱۔ غض البصر ...... نگاہیں نیچی رکھو

۲۔ و کف الا زیٰ ...... کسی کو تکلیف نہ دو

۳۔ وردالسلام ...... سلام کا جواب دو

۴۔ والا مر با لمعر وف و نهی عن المنکر ...... نیکی کا حکم دو برائی سے روکو

جب ہی اکثر فقہاء نے بازاروں میں زیادہ دیر رہنا ناپسندیدہ قرار دیا ہے اور یہ بھی بہتر ہے کہ سب سے آخر میں بازار میں داخل ہو اور سب سے پہلے نکلے۔

اس لئے مناسب ہے کو نوجوان آج کل لڑکیوں اور خواتین کو تعلیمِ دنیاوی کے سلسلے میں جو ٹیوشنز پڑھاتے ہیں، اس سے اجتناب برتیں کہ اس سے بدنظری اور عشق مجازی جیسے حرام افعال کے ارتکاب کا امکان قوی ہوتا ہے۔

طریقہ نمبر۲ : ہر وقت نفس اور شیطان سے مقابلہ کے لئے تیار رہے

اور جب بھی نفس نامحرم کو دیکھنے کو کہے اس کی مخالفت کرے اور نہ دیکھے اور اسی طرح بار بار نفس کی مخالفت کرنے سے اس کا تقاضا جاتا رہے گا یا کمزور ہو جائے گا۔

قصیدۂ بُردہ میں ایک شعر ہے کہ

نفس مثلِ بچہ ہے اگر دودھ پینے کی عادت چھڑا دو گے تو چھوڑ دے گا اور نہ چھڑاؤ گے تو یہ دودھ پیتے پیتے جوان ہو جائے گا۔

طریقہ نمبر ۳ : خدا سے رو رو کر دعا کریں

خدا سے رو رو کر عرض کرے کہ پروردگار اگر تو ان دشمنوں سے پناہ نہ دے گا تو دوسرا کوئی پناہ دینے والا نہیں ہے اور میں سخت نقصان اُٹھاؤں گا اور ایسی حفاظت یقیناً خدا کیلئے کوئی مشکل نہیں۔

طریقہ نمبر ۴ : تنہائی میں بقدر ضرورت رہے

جو آدمی اس بیماری سے پیچھا چھڑانا چاہے وہ بس خلوت و تنہائی میں اتنی دیر رہے جتنی دیر کہ تلاوت و ذکر یا مطالعہ کرنا یا کسی تعمیری کام میں سرگرم رہنا ہو۔ ورنہ فارغ ہونے کے بعد بھی تنہاہی میں رہنے سے شیطان دل میں گندے خیالات کے سمندر اور طوفان اٹھانا شروع کر دے گا۔ اسلئے مصروف زندگی اکثر گناہوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ نو جوانوں کو خوب مصروف رہنا چاہیئے خالی نہ بیٹھیں۔ خدا کے پاکیزہ بندے البتہ اسی خلوت سے خوب فائدہ اُٹھاتے ہیں۔

حدیث میں ہے کہ "بُرے ساتھی سے تنہاہی بہتر ہے اور نیک ساتھی تنہاہی سے بہتر ہے"

دل اُسی کو دینا چاہیئے جس نے دل دیا ہے اسلئے اہلُ اللہ کو اہلِ دل بھی کہتے ہیں۔ اہلِ دل اصل میں وہ ہے جو اپنا دل خدا کو دے دے یعنی اسکو دے جو دل عطا فرماتا ہے۔ کھارا پانی پیاس کا علاج نہیں ہے۔ جو اپنے دل کا رابطہ خدا سے بڑھائے گا تو اسکی مٹھاس اپنے قلب میں محسوس کرے گا۔

طریقہ نمبر ۵ : بُرے تقاضوں پر عمل نہ کریں

بعض لوگوں کی طبیعت کی گندگی دیر تک نہیں جاتی تو نا امید نہ ہوں کیونکہ طبیعت کی گندگی اور بُرے تقاضوں پر عذاب نہ ہوگا بلکہ مجاہدوں کا ثواب ملے گا۔ بُرے تقاضے پر جب تک عمل نہ کرے کچھ غم و فکر کی بات نہیں ہے چاہے تمام عمر مجاہدے کی تکلیف رہے۔ نفس دراصل مجاہدوں سے گھبراتا ہے۔ اس لئے اسکی تکلیف کا خیال نہ کرے اور اپنے دل کی آرزو کو توڑ دے لیکن حلم

خدا کو نہ توڑے۔

مثنوی مولانا رومؒ میں ہے کہ سلطان محمود نے ارا کینِ سلطنت کو ایک نایاب اور بیش قیمت موتی کو پتھر سے توڑنے کا حکم دیا، سب نے انکار کر دیا کہ اتنا قیمتی موتی جو دربارِ شاہی میں نادر اور بے مثل ہے توڑنا مناسب نہیں۔ ایاز کو حکم دیا اس نے فوراً توڑ دیا اور جب اس سے پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا۔

؎ گفت ایاز اے مہتران نامور
امر شاہ بہتر بقیمت یا گہر

(حضرات شاہی حکم زیادہ قیمتی ہے یا موتی)

طریقہ نمبر۲: نگاہ ہٹانے کی مشق کریں

صرف مشق کرنے کی عادت آنکھوں کو ڈالنی ہوگی کہ جیسے ہی کوئی نامحرم آنکھوں کے سامنے آئے فوراً نگاہیں جھک جائیں۔

کیونکہ خدا نے آنکھوں میں یہ قدرتی قوت دی ہے کہ اس کو بند نہیں کرنا پڑتا جیسے ہی کوئی مضر چیز اس کے سامنے آتی ہے آنکھ فوراً بند ہو جاتی ہے۔ اس کو خود بند نہیں کرنا پڑتا۔ اس کا تجربہ یوں ہوتا ہے کہ ایک بے سمجھ چھوٹے بچے کو دیکھ لیں کہ جیسے ہی اس کی آنکھ کی طرف ہاتھ یا کوئی چیز لے جائیں تو فوراً بند ہو جاتی ہے حالانکہ اتنے چھوٹے بچے کو آنکھ بند کرنے کی تمیز نہیں۔

اب اس Reflex Action کا تقاضا تو یہ ہے کہ جو چیز قلب کو نقصان دیتی ہے اور محبوبِ حقیقی کو ناراض کرتی ہے اس سے بھی آنکھیں از خود بند ہو جائیں۔ یہ بات بھی خدا کے کرم کے خلاف ہے کہ جو چیز جسم کے لئے مضر ہو اس سے بچنے کیلئے تو آنکھ میں پیدائشی طور پر خود کار اسپرنگ لگا دی اور جو چیز رُوح کیلئے مضر ہو اور اس سے حفاظت کیلئے آنکھوں میں از خود بند ہونے کی استعداد نہ ہو۔

خدا نے آنکھوں میں یہ استعداد یقیناً رکھی ہے مگر ہم نے خود ناجائز طور پر صورتوں کی طرف دیکھ دیکھ کر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے، ان قدرتی اسپرنگوں کو ڈھیلا کر دیا ہے بلکہ توڑ دیا ہے۔ یہ پیدائشی اسپرنگ خراب ہو گئے ہیں ان کو دوبارہ ٹھیک کر لو اور پھر دیکھو کہ کیسے رُوح کو نقصان دینے والی چیزوں سے آنکھیں از خود بند ہو جاتی ہیں۔

طریقہ نمبر۷ : بُرے تقاضے کو فوراً دل سے نکال دیں

کسی عالم بزرگ کا کہنا ہے کہ کسی گناہ کا تقاضا ہونے پر اگر فوراً ایک جھٹکے کے ساتھ قلب سے باہر اس تقاضے کو پھینک دو تو خدا رحیم و کریم اپنے بندے کو دوبارہ اس تکلیف میں مبتلا نہیں کرتا اور دوبارہ تقاضا نہ ہوگا۔

کیونکہ نفس کی مثال چوپائے کی سی ہے کہ اگر یہ کسی طرف جانے کا قصد کرے تو پہلے ہی اس کی باگ پھیرنا آسان ہوتا ہے اور اگر یہ مطلق العنان ہو جائے اور باگ ہاتھ سے چھوٹ جائے تو اس کی دم پکڑ کر کھینچنا دشوار ہوتا ہے تو اگر آنکھوں کو بھی بلا مقصد چھوڑ دیا جائے تو پھر اس کا ٹھہرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

طریقہ نمبر۸ : ذکرِ خدا اور عذابِ الٰہی کا تصور کریں

آئندہ کے لئے تقاضائے بدنظری پیدا نہ ہو اسکا طریقہ یہ ہے کہ ذکرِ خدا کثرت سے کیا جائے، عذابِ الٰہی کا تصور کیا جائے، کثرتِ مجاہدات ہی سے دل کا یہ چور نکلے گا۔

تصورِ حدیث

جب بدنظری کی طرف میلان ہو اس وقت یہ حدیث **انّ اللہ جمیل و یحبّ الجمال** کے مضمون کا تصور کرنا چاہئے کہ حقیقی حسین تو اُس کی ذات ہے تو دوسروں کی طرف نظر نہیں کرنا چاہئے۔

طریقہ نمبر ۹ : سزا کے طور پر دو رکعت نماز پڑھیں

جب بھی دل میں ایسا خیال پیدا ہو تو کوشش کریں کہ وضو کر کے ۲ رکعت نماز پڑھیں اور توبہ کریں اور خدا سے دُعا کریں۔ جب بھی نگاہ یا دل میں تقاضا پیدا ہو تو فوراً ایسا ہی کریں۔ جب ایک دن میں بہت سی نمازیں جرمانے کے طور پڑھنا پڑینگی تو دوسرے دن بہت ہی کم تقاضا ہوگا اور اس طرح بتدریج نکل جائے گا اس لئے کہ نفس کو نماز بڑی گراں گزرتی ہے نفس جب دیکھے گا کہ ذرا سا مزہ لینے پر یہ مصیبت ہوتی ہے کہ ہر وقت نماز پڑھنا پڑے گی تو پھر ایسے وسوسے نہیں آئیں گے۔

طریقہ نمبر ۱۰ : حورانِ جنت کے انعام کا پاکیزہ تصور

وہ جنت کی حوریں جن کا قرآن مجید میں تذکرہ بھی آیا ہے، اُن کا اس انعام کا تصور کیا جائے جن کی تعریف قرآن مجید میں یہ کی گئی ہے حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ﴿ (سورۂ رحمٰن، آیت ۷۲) حوریں خیموں میں رُکی رہنے والی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ عورت ذات کی خوبی گھروں میں رُکے رہنے میں ہی ہے۔ دوسری خصوصیت ان کی یہ بتائی گئی ہے کہ "فِیْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ" ﴿ (سورۂ رحمٰن، آیت ۵۶) جنت کی عورتیں نگاہیں نیچی رکھنے والی ہیں اور ان سے کسی انسان یا جن نے پہلے صحبت نہیں کی اور پھر "اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ" (سورۂ بقرہ، آیت ۲۵) وہ بیویاں حیض ونفاس سے پاک ہوں گی "کَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَ الْمَرْجَانُ" (سورۂ رحمٰن، آیت ۵۸) گویا یاقوت و مرجان ہیں تو ایسی بیویاں جو پاک وصاف ہیں، حیض ونفاس کی گندگی سے دور ہیں، نگاہیں جھکی ہوئی، گھروں میں رُکی رہنے والیاں اور کسی جن وانس نے انہیں آج تک مَس نہیں کیا، خوبصورتی میں یاقوت و مرجان کی مانند، ان اوصاف کا تصور کریں اور ذکرِ خدا کی کثرت واستغفار کریں، انشاء اللہ نظر بازی سے حفاظت ہو جائے گی۔

طریقہ نمبر ۱۱: کانوں کی بھی حفاظت کیجئے

کیونکہ مختلف طریقوں کے ذریعے شہوت ابھر سکتی ہے مثلاً کانوں کے ذریعے بھی اس قسم کی باتیں پہنچتی ہیں اسی لئے جس طرح آنکھوں کی حفاظت ضروری ہے کانوں کی بھی نگہداشت ضروری ہے کہ ایسے قصے اور کہانیاں یا حکایات نہ سنے، ایسے مقام پر نہ جائے کہ جہاں گانا بج رہا ہو، نامحرم عورتوں کی گفتگو نہ سنے اور جبھی بعض فقہاء نے تو بیوی کی غیر موجودگی میں اس کیلئے لذت سے سوچنا بھی حرام قرار دیا تھا۔

طریقہ نمبر ۱۲: خصوصاً راستہ چلتے وقت احتیاط کریں

راستہ چلنے سے پہلے اس کا ارادہ کیا جائے کہ راستہ چلتے وقت نامحرم پر نگاہ نہ کرے گا اور راستہ چلتے وقت اس پر سختی سے عمل کیا جائے اور راستہ ختم ہونے پر اس کا جائزہ لیا جائے آیا نظر نیچی رکھنا نصیب ہوا یا نہیں۔

طریقہ نمبر ۱۳: ذکر الٰہی میں مشغول رہیں

راستہ چلتے وقت ہاتھ میں تسبیح رکھی جائے اور راستہ ہی کیلئے کوئی معمول مقرر کیا جائے۔

مثلاً: استغفر اللہ یا لا الٰہ الا اللہ کا وِرد رہے۔

طریقہ نمبر ۱۴: اپنی ماں کا پاکیزہ تصور کریں

اگر نامحرم پر نگاہ پڑ بھی جائے تو فوراً نظر نیچی کر کے اپنی ماں کا تصور کرنا شروع کر دے اور جب تک دل اور نظر پاک نہ ہو ماں کا تصور باقی رکھا جائے۔

طریقہ نمبر ۱۵: مخصوص عذاب جہنم کا تصور کریں

اگر جان بوجھ کر شرارتِ نفس کی وجہ سے دیکھنے کے لئے نظر اُٹھائی جائے تو فوراً نظر نیچی کر کے جہنم کا تصور کیا جائے اور سوچا جائے کہ اس کی سزا میں آنکھوں میں سیسہ بھرا جائے گا۔

طریقہ نمبر ۱۶ : صدقہ دیں

جب بدنگاہی ہو جائے بطور جرمانہ اتنی رقم صدقہ کریں جو نفس پر شاق ہو۔

طریقہ نمبر ۱۷: نگاہیں نیچی رکھنے کی عادت ڈالئے

اگر راہ چلتے وقت نگاہیں نیچی رکھ کر چلے اور اِدھر اُدھر نامحرموں کو نہ دیکھے تو انشاء اللہ محفوظ رہے گا۔ شیطان جب مردود ہوا تھا تو اُس نے کہا تھا

لَاَ قْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ ثُمَّ لَاٰ تِيَنَّهُمْ مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآ ئِلِهِمْ ط (سورۃ الاعراف، آیت ۱۶، ۱۷)

میں (اُن کو گمراہ کرنے کیلئے) تیرے سیدھے راستے پر بیٹھوں گا اور پھر اُن کے پاس آؤں گا اُن کے سامنے سے، پیچھے سے اور داہنے اور بائیں سے (اُنکو بہکاؤں گا)۔

چار سمتیں شیطان نے بتائیں اور دو سمتیں باقی ہیں اوپر اور نیچے۔ کچھ صاحبانِ علم کا یہ کہنا ہے کہ اکثر گناہ انہیں چار سمتوں سے ہوتے ہیں بچنے کی یہی دو صورتیں یا تو اوپر دیکھ کر چلو یا نیچے دیکھ کر مگر اوپر دیکھ کر چلنے میں گر جانے یا آنکھ میں کچھ پڑ جانے کا خطرہ ہے اسلئے نجات کیلئے یہی ایک شق معیّن ہوئی کہ نیچے دیکھ کر چلیں۔

طریقہ نمبر ۱۸ : مسلسل کوشش کرتے رہے، ناکامی پر ہمت نہ ہاریں

جب ہندوستان پر مسلمانوں نے حملہ کیا تو مسلمان سپاہیوں نے ایک مندر جا کر دیکھا کہ ۹۰ سالہ بوڑھا برہمن پوجا پاٹ کر رہا ہے۔ سپاہیوں نے تلوار نکالی اور کہا کہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاؤ ورنہ اسی تلوار سے دو ٹکڑے کر دیں گے۔

برہمن نے کہا : حضور ٹھہریے

سپاہیوں نے پھر تقاضائے کلمہ کیا تو اُس نے کہا : حضور ۹۰ برس کا رام دل میں سے نکلتے

نکلتے ہی نکلے گا ذرا سی دیر میں کیسے نکل جائے گا؟

لہٰذا ہمت نہ ہاریں ہوسکتا ہے کہ اتنی جلد اس مرضِ بدنگاہی سے چھٹکارہ نہ ملے لیکن رفتہ رفتہ یہ تقاضا ضعیف ہوجائے گا اور قابو میں آجائے گا اور اپنے محل اور موقع پر صرف ہوگا، بے موقع متحرک نہ ہوگا اور یہی مطلوبِ اسلام ہے۔

دل میں نامحرم کو نگاہِ لذت سے دیکھنے کا خیال پیدا ہو اور آپ نہ دیکھیں یہی تو کمال ہے اور یہ خیالات تو پیدا ہوتے ہی رہیں گے، کبھی ختم نہ ہونگے۔ بس اُن کے تقاضے پر عمل نہیں کرنا ہے۔

اندھا اگر فخر کرے کہ میں نامحرم پر بُری نگاہ نہیں ڈالتا ہوں تو کونسی فخر کی بات ہے؟

نامرد اگر عفت و پاکدامنی کا دعویٰ کرے تو کیا کمال ہے؟ لطف و کمال تو یہ ہے کہ گناہ کرسکو لیکن اپنے آپ کو روکو۔ لہٰذا عجلت پسند نہ بنیں اور مسلسل کوشش کرکے اپنے آپ کو اس گناہ سے بچائیں۔

طریقہ نمبر ۱۹ : مسلّح ہو کر نکلئے

حدیثِ رسولؐ میں ہے کہ وضو مومن کا ہتھیار ہے۔

تو وضو سے مسلّح ہو کر نکلئے۔ اس سے بدنگاہی اور دوسرے گناہوں سے حفاظت ہوگی۔ شیطان جب آپکو مسلّح دیکھے گا تو اسے آپکے پاس آنے کی جرأت نہیں ہوسکتی اور وہ دور ہی سے بھاگ کھڑا ہوگا۔ آج ہی سے عمل کرکے دیکھئے اسکے اثرات آپ خود محسوس کریں گے۔

انسان جب چاہے تجربہ کرلے کہ اگر نامحرم عورت پر نگاہ ڈالے گا تو اپنے دل کو ٹٹولے، اللہ کی محبت دل میں محسوس نہ کرے گا یا وہ بہت کم ہوجائے گی۔

طریقہ نمبر ۲۰ : نامحرموں سے بے تکلفانہ بات چیت اور میل جول کم کیجئے

نامحرم سے ابتدائی بات چیت دیگر گناہوں کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ لہٰذا اس میں شروع ہی سے احتیاط ضروری ہے کہ کسی چشمے کی ابتداء کو سرمہ کی سلائی سے بھی بند کرسکتے ہیں۔

جبھی پروردگارِ عالم نے سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر ۳۲ میں فرمایا:

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی (زنا کے پاس بھی نہ جانا) یہ نہیں فرمایا کہ لاتفعلو الزّنٰی (زنا نہ کرنا) پاس بھی نہ جانے سے سارے مقدماتِ زنا حرام ہو گئے ہیں مثلاً بُری نگاہ کرنا، خلوت میں نامحرم کے ساتھ بیٹھنا، اس کو ہاتھ لگانا کیونکہ اگر ان مقدمات کو حرام نہ کیا ہوتا تو لوگ اس میں لاپرواہی سے کام لیتے اور پھر ان مقدمات میں پھنس کر بچنا مشکل تھا۔ اگر ان سب سے نہ روکا ہوتا تو وہ یہی کہہ دیتا کہ دریا میں دھکا دے دیا اور ہم سے کہہ رہے ہیں کہ خبردار گیلے نہ ہونا۔

طریقہ نمبر ۱۱: نامحرموں سے غیر ضروری میل جول کا ترک کرنا

جس نامحرم کی طرف جذباتی میلان ہو اسکی صحبت و میل جول فوراً ترک کر دیا جائے ظاہری و باطنی دُوری اُس سے اختیار کر لی جائے۔ ظاہری دوری یہ ہے کہ اُس سے نہ بولو، نہ اُسکی آواز کان میں پڑنے دو، نہ اُسکو دیکھو، نہ اسکا تذکرہ کرو، نہ اسکا تذکرہ کسی سے سنو۔

باطنی دوری یہ ہے کہ قصداً اسکا تصوّر دل میں نہ لاؤ۔ اگر خود ہی آجائے تو کسی کام میں لگ جاؤ اور دماغ سے جھٹک دو۔ ذکرِ خدا میں مشغول ہو جاؤ اور موت کے بعد کی زندگی کا سوچو انشاءاللہ یہ جذباتی جھکاؤ دل سے نکل جائے گا۔ اس علاج کو اختیار کرنے کو بیقدری کی نظر سے نہ دیکھیں بلکہ اسکا عملی تجربہ کر کے اسکا نفع ملاحظہ فرمائیں۔

طریقہ نمبر ۱۲: نامحرم سے تنہائی میں ملاقات کرنے سے پرہیز کریں

اکثر علماء نے نامحرم کے ساتھ ایسی خلوت جس میں کوئی دوسرا نہ آسکے، حرام قرار دیا ہے باوجود پرہیزگاری کے کہ اگر نامحرم کے فتنے سے بچ بھی جائے تو بدگوئیوں اور بدگمانیوں سے نہ بچ سکے گا اور لوگ تہمت سے بدنام کرتے رہیں گے اور اگر انسان اپنے نفس کی شرارت سے بچ بھی جائے تو بھی مخلوق کے بُرے گمان سے سلامت نہیں رہ سکتا۔

بہر حال مثال مشہور ہے کہ جہاں کیچڑ زیادہ ہوتی ہے وہاں ہاتھی بھی پھسل جاتا ہے اور پھر بدعملی کا نمبر بھی آ ہی جاتا ہے۔

طریقہ نمبر ۲۳ : جلد شادی

رسولِ خدا نے اپنے ایک صحابی عکافؓ سے فرمایا

اے عکافؓ تم نکاح کرلو ،ورنہ تم نقصان میں رہو گے۔ اس حدیثؐ کے شروع میں آپ نے یہ بھی فرمایا : تم میں سے سب سے بُرے وہ لوگ ہیں جو بغیر بیوی (وشوہر) کے ہیں اور عکافؓ کو نکاح نہ ہونے کے سبب شیطان کا بھائی فرمایا اور صالحین پر شیطان کا سب سے بڑا ہتھیار عورتیں ہیں (پھر عکافؓ نے نکاح کرلیا)

جبھی رسولِ خدا کا ارشاد ہے" جس شخص نے نکاح کرلیا بیشک اس نے نصف ایمان مکمل کرلیا اور باقی نصف ایمان کیلئے اللہ سے ڈرتا رہے۔

طریقہ نمبر ۲۴ : نفس پر جرمانہ مقرر کریں

مثلاً ایک بُری نگاہ ڈالنے پر ۲۰ رکعت نماز ادا کروں گا یا اتنا پیسہ صدقہ کروں گا جو نفس پر اپنی حیثیت کے مطابق شاق گذرے۔ اتنی دیر دھوپ میں کھڑا رہوں گا یا اتنے دن روزے رکھوں گا یا کئی دن ٹھنڈا پانی نہ پیوں گا۔ اسکی نذر مانی جائے تاکہ اسکی مخالفت کے خوف سے اس گناہ کو نہ کرے۔ جب نفس یہ دیکھے گا کہ ذرا سا مزہ لینے کے لئے اتنی نمازیں پڑھنا پڑھ رہی ہیں تو پھر وہ خود مجبور کرے گا کہ یہ گناہ نہ ہو کیونکہ نماز کا پڑھنا عموماً گناہ گار نفس پر شاق گذرتا ہے۔

طریقہ نمبر ۲۵ : خدا سے رو رو کر دُعا کریں کہ وہ اس گناہ سے بچالے

جس طرح بچہ اپنی ماں سے لپٹ کر رہتا ہے۔ اگر کوئی اس سے ماں کی گود چھیننا چاہے تو بچہ دونوں ہاتھوں سے ماں کی گردن کو پکڑ لیتا ہے اور اپنی پوری طاقت سے ماں سے اور چپٹ جاتا

ہے کہ کوئی ماں سے جدا نہ کردے۔ لہٰذا جب بھی گناہ کے اسباب پیدا ہوں تو اپنے قلب و جان سے اللہ کی طرف متوجہ ہو جائیے فریاد کیجئے کہ اے اللہ مجھے بچالیں یہ شکلیں مجھے آپکے قُرب سے دور کرنا چاہتی ہیں۔ جب بچہ چلاّتا ہے تو ماں جان کی بازی لگادیتی ہے البتہ پھر بھی ماں کی گود سے بچے کو چھینا جاسکتا ہے کیونکہ ماں کمزور ہے لیکن اللہ کی حفاظت کی گود سے کوئی نہیں چھین سکتا۔ اللہ سے رو رو کر فریاد کیجئے پھر دیکھئے کہ کیسے مدد آتی ہے۔

کہے کہ پروردگار میری عمر کا کتنا حصہ ان خرافات میں ضائع ہو گیا میرے گناہوں سے مجھ کو نقصان پہنچا آپ اپنی رحمت سے اُن سب کی تلافی فرما دیجئے اور آئندہ بھی مجھے اس گناہ میں مبتلا ہونے سے بچالیں۔

رحمتِ خدا جوش میں آئے گی اور پروردگار کی پشت پناہی سے انشاءاللہ اس مرض کا خاتمہ ہو جائے گا۔

طریقہ نمبر ۲۶ : خدا کے حاضر و ناظر ہونے کا تصور کریں

طریقہ : سوچے کہ جس وقت میں بُری نگاہ ڈال رہا ہوں اسوقت بھی خدا کی قدرتِ قاہرہ مجھے دیکھ رہی ہے اگر اسی وقت عذاب کا حکم ہو جاتا تو مخلوق میری رسوائی کا تماشہ دیکھتی۔ مگر اُس خدا کے حلم و کرم نے مجھ سے انتقام نہیں لیا۔ اس طرح کے خیالات کا تصوّر کرتا رہے اور خدا سے اُسی وقت توبہ کرے اور نگاہوں کو ہٹالے۔

طریقہ نمبر ۲۷ : متّقی دیندار لوگوں اور علمائے حق سے میل جول میں اضافہ کیجئے

مثال دی جاتی ہے کہ ریل میں انجن کے ساتھ جو فرسٹ کلاس کے ڈبّے لگے ہوتے ہیں جو نہایت شاندار ہوتے ہیں، سیٹیں بھی عمدہ ہوتی ہیں، اُن ہی کے ساتھ تھرڈ کلاس ڈبّے بھی ہوتے ہیں۔ سیٹیں پھٹی ہوتی ہیں، اسکرو ڈھیلے لیکن اگر صحیح طور پر ٹرین سے جڑے ہوتے ہیں تو جہاں فرسٹ کلاس کے ڈبّے پہنچتے ہیں وہیں تھرڈ کلاس کے ڈبّے بھی پہنچ جاتے ہیں۔ بس اسی طرح متّقی و صالح افراد اور علمائے حق کی صحبت و تعلق سے اگر کاملین میں نہ بھی اُٹھائے گئے تب بھی

تابعین میں تو ضرور اٹھائے جائیں گے۔ ایسے متقی و صالحین سے تعلق رکھنا کبھی ضائع نہیں جاتا۔ بس ضروری یہ ہے کہ مستقل ان کی صحبت اختیار رکھے۔ مسلسل صحبت سے حیاتِ ایمان اور نسبتِ مع اللہ پیدا ہو جائے گی۔ جیسے اکیس دن مرغی کے پروں میں انڈہ رہے تو اس میں جان آجاتی ہے۔ پھر وہ خود چھلکا توڑ کر باہر آجاتا ہے لیکن اگر یہ تسلسل ٹوٹتا رہے تو اس فصل اور تسلسل کی کمی سے انڈے میں جان نہیں آئے گی اور کبھی یہ بچہ پیدا نہ ہوگا۔ اسی طرح متقی و صالحین کی صحبت اسوقت اثر کرے گی جب تک مسلسل یہ سلسلہ برقرار رہے۔

اس میں شیطان ایک یہ دھوکہ دیتا ہے کہ اگر کہیں یہ کسی عالمِ حق کا معتقد ہوگیا تو یہ بھی درست ہو جائے گا۔ لہٰذا یہ علماء سے بدگمانی پیدا کرواتا ہے اور کہتا ہے کہ بھئی اب پہلے جیسے علماء کہاں رہے آجکل تو بس یونہی نام کے ہیں۔

لیکن یہی آدمی جب جسمانی طور پر بیمار ہوتا ہے تو یہ نہیں کرتا کہ بس دنیا کے کامل ترین specialist ڈاکٹروں ہی کو دکھائے کیونکہ جان پیاری ہوتی ہے تو قریب جو ڈاکٹر ملتا ہے اُس سے رجوع کر کے اپنا علاج کروالیتا ہے۔ اسی طرح جسے ایمان پیارا ہوتا ہے وہ بھی کسی عالمِ حق کو تلاش کر ہی لیتا ہے۔

طریقہ نمبر ۱۸: فنائیتِ حُسن کا مراقبہ کیجیے

دنیا کے خوبصورت لوگوں کا حُسن ہر لمحہ معرض الزوال ہے۔ یہ اجسام قبروں میں اُترنے والے ہیں۔ کالے بال سفیدی میں بدلنے والے ہیں، کمریں جھکنے والی ہیں، آنکھوں سے کیچڑ بہنے والا ہے، چہروں کی سفیدی سے دھواں اُٹھنے والا ہے۔ کہاں زندگی ضائع کر رہے ہیں؟ حسین صورتوں کا انجام سامنے رہے تاکہ مجاہدہ آسان ہو جائے۔

البتہ اسکے یہ معنیٰ بھی نہیں کہ اگر ان کا حُسن فانی نہ ہوتا تو نعوذ باللہ ہم اُن سے دل لگا لیتے۔ جی نہیں عبدیت و بندگی کا اعلیٰ درجہ تو یہ ہے کہ ہم یوں کہیں کہ اے اللہ آپ کی محبت اور آپ کی

عظمت اور آپکے جو احسانات ہیں اُن کا حق تو یہ ہے کہ اگر قیامت تک ان صورتوں پر زوال نہ بھی آئے تب بھی ہم اُن کی طرف آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھیں گے کیونکہ جس خوشی سے آپ ناخوش ہیں وہ لعنتی خوشی ہے۔ تھوڑی سی دیر کی لذت میں ہزاروں کلفتیں اور ہزاروں غم پوشیدہ ہیں۔

ہر عشق مجازی کا آغاز بُرا دیکھا

انجام کا، یا اللہ کیا حال ہوا ہوگا

تمام نامحرم ایک دن مُردہ ہونے والے ہیں اسوقت اگرچہ زندہ ہیں لیکن چونکہ حادث وفانی ہیں لہٰذا جب یہ دل میں آئیں گے تو حدوث وفنا کے اثرات ساتھ لائیں گے ایسے قلب میں ایمان کی حقیقی لذت وحلاوت نہیں رہ سکتی۔ مثلاً ایک کمرہ میں سب لوگ کھانا کھا رہے ہوں مزے مزے کے کھانے ہوں اور وہاں ایک جنازہ آجائے اور اُس کمرے میں اسے رکھ دیا جائے بتایئے کیا اب کھانے میں مزہ آئے گا۔ اسی طرح دل میں جب مُردہ آگیا تو ایمان کا مزہ بھی غارت ہو جاتا ہے۔

شکاری جس چڑیا کا شکار کرنا چاہتا ہے اُس کے پروں میں گوند لگا دیتا ہے جس سے وہ اُڑ نہیں سکتی اور بآسانی اسکا شکار کر لیتا ہے۔ اس طرح شیطان جب یہ دیکھتا ہے کہ کوئی مومن تیزی سے اللہ کا راستہ طے کر رہا ہے، ہر گناہ سے بچ رہا ہے تو کسی صورت میں وہ ان نامحرموں کے عشق میں مبتلا کرنے کی سازش شروع کر دیتا ہے جسکا ایک مقدمہ بدنظری بھی ہے۔

روایت میں ہے کہ

جس سے چاہو محبت کرلو ایک دن اس سے جدا ہونے والے ہو۔

بہتر ہے کہ نامحرموں سے غیر ضروری میل جول بالکل بند کردے۔ اُن سے بات چیت، خط وکتابت Chating، اُٹھنا بیٹھنا، اُن کے متعلق غیر ضروری تذکرہ وبات اگر کوئی کرے تو روک دے۔

اگر کچھ ایسے تعلق نامحرموں سے باقی ہوں جو حرام کی طرف لے جاسکتے ہوں تو اُن سے جھگڑا

کرے کہ اس قسم کی دوستی کی کوئی امید باقی نہ رہے۔

عشقیہ اشعار، عشقیہ قصے وناول نہ پڑھے، T.V پر عریاں وشہوت بڑھانے والے مناظر سے مکمل دوری اختیار کرے۔

رفتہ رفتہ ان طریقوں پر عمل کرنے سے نفس کے تقاضے گھٹتے جائیں گے۔ یہ تمنا نہ کرے کہ تقاضے بالکل ہی ختم ہو جائیں۔ مطلوب صرف اتنا ہے کہ تقاضے اتنے مغلوب اور کمزور ہو جائیں جو بآسانی قابو میں آجائیں گے اور ایسا قلب کو سکون حاصل ہوگا کہ جو بادشاہوں نے کبھی خواب میں بھی نہ دیکھا ہوگا اور ایسا معلوم ہوگا کہ کوئی دوزخی زندگی جنتی زندگی میں تبدیل ہوگئی۔

طریقہ نمبر ۲۹ : نامحرم کے متعلق سوچنا بھی بند کر دیں

ارشادِ ربُّ العزّت ہے

يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِى الصُّدُوْرُ (سورۃ المؤمن، آیت ۱۹)

خدا تمہاری آنکھوں کی خیانت سے بھی واقف ہے اور تمہارے دلوں میں جو چھپا ہے اُس سے بھی باخبر ہے۔

اسکا مطلب یہ ہوا کہ معصیت صرف نگاہ ہی سے نہیں بلکہ دل سے بھی ہوتی ہے۔ بہت سے لوگ دل سے بھی سوچا کرتے ہیں اور خیالات سے مزے لیتے ہیں اور محض بعض دیندار لوگ نگاہ نہ کرنے پر ہی اپنے آپ کو صاحبِ مجاہدہ سمجھنے لگتے ہیں اور یہ نہیں دیکھتے کہ دل میں لذت حاصل کر رہے ہیں۔ پھر جب سوچ زیادہ راسخ ہوتی ہے تو پھر دیکھنے کو بھی دل چاہتا ہے اور حرام نگاہ کا خطرہ بھی پیدا ہو جاتا ہے لہذا ضروری ہے کہ نامحرموں کے متعلق نہ سوچا کرے، کانوں سے ایسی باتیں نہ سنے، ایسی حکایات، قصے، اور فحش گفتگو وحکایات نہ سنے نہ ایسے مقامات پر جائے جہاں گانا بجانا یا فسق وفجور وبے پردگی ہو رہی ہو۔ دل میں پہلی دیکھی ہوئی صورتیں یاد آتی ہیں اور اُن سے لذت آتی ہے اور دل کی معصیت کا آنکھ کی معصیت سے شدید ہونے کی ایک وجہ یہ

بھی ہے کہ آنکھ کے فعل کی اطلاع تو دوسروں کو ہو سکتی ہے چاہے نیت پر مطلع نہ ہو اور دل کے سوچنے کے فعل کو کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا اسکی اطلاع سوائے پروردگارِ عالم کے کسی کو نہیں۔ اس سے وہی بچے گا جسکے قلب میں تقویٰ ہوگا۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے میلاناتِ جنسی پر کنٹرول کر لے، خواہشات پر قابو پالے وہ اپنے شرف اور عزت کو محفوظ کر لیتا ہے۔

اور فرمایا کہ جو اپنی خواہشاتِ جنسی کا بندہ اور غلام بن جائے، وہ غلاموں سے بھی زیادہ ذلیل و خوار ہے۔

مولا علیؑ نے فرمایا ''عورتوں کے حوالے سے غیر سنجیدہ آرزوؤں اور خواہشاتِ نفس کی پیروی اور اطاعت احمق اور بیوقوف لوگوں کی صفت ہے۔

مولا علیؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ بعض اوقات کی شہوت لمبی مدت کے لیے غم واندوہ کا سبب بن جاتی ہے۔

طریقہ نمبر ۳۰: فکر اور سوچ کو پاکیزہ رکھیں

ہمیشہ صحیح اور پاک فکر سے صحیح نتیجہ اور غلط و ناپاک فکر سے غلط نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔ مولا علیؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ ''جو شخص گناہ کے بارے میں زیادہ سوچے گا تو یہ فکر اسے گناہ کی طرف لے جائے گی۔''

حضرت عیسیٰؑ نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ زنا کے متعلق اپنی رُوح کو خبر تک نہ ہونے دو (یعنی اس کے بارے میں سوچنا بھی مت) تو بھلا اس گناہ کا ارتکاب کیسے ہوگا؟ اسلئے کہ روح وفکر کو آلودہ کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے وہ کسی صاف ستھرے کمرے میں آگ جلا دے۔ چنانچہ آگ کا دھواں اس صاف ستھرے کمرے کے رنگ وروغن کو خراب کر دیتا ہے گو کہ اس سے کمرہ جلتا نہیں ہے۔

مدارک

قرآن مجید
درسِ مثنوی مولانا روم
فیوضِ ربانی (مولانا حکیم اختر)
وسائل الشیعہ (شیخ حر آملیؒ)
اثباتِ پردہ (علامہ علی نقی النقویؒ)
اصولِ کافی (محمد ابن یعقوب کلینیؒ)
فروعِ کافی (شیخ کلینیؒ)
بحارالانوار (علامہ مجلسیؒ)
جامع الاخبار (شیخ صدوقؒ)
دارالآخرۃ (آیت اللہ دستغیبؒ)
وصیت نامہ (آیت اللہ مرعشی نجفیؒ)

ایمان (آیت اللہ دستغیبؒ)
نسخۂ کیمیا (امام غزالیؒ)
پیارا گھر (آیت اللہ مظاہریؒ)
تہذیب کی عریانی (غلام علی حداد عادل)
بدنظری کا علاج (علامہ محمد ہاشم مظاہریؒ)
البیان فی تفسیر القرآن (آقائے خوئیؒ)
روزنامہ کیھان (ایران)
قلبِ سلیم (آیت اللہ دستغیبؒ)
ہدیۃ الشیعہ (آیت اللہ مشکینیؒ)
عوت پردے کی آغوش میں
(آیت اللہ شہید مطہریؒ)

حرام نگاہوں سے پرہیز

حضرت لقمانؑ نے اپنے فرزند سے فرمایا :

اے نورِ نظر !

جن چہروں کو دیکھنا جائز نہیں ہے

ان سے اپنی نظروں کو بچاؤ

اور آسمان و زمین، پہاڑ اور مخلوقاتِ خدا

پر زیادہ غور کرو تو یہ چیزیں تمہارے

دل کے لئے بہتر نصیحت ثابت ہوں گی ۔۔

ماخوذ از کتاب : گفتارِ انبیاءؑ

تالیف: آقائی محمد مہدی تاج لنگرودی